﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللهِ يؤتيهِ مَن يشاء☆﴾(آل عمران:٧٤) ﴿......عَسٰی اَن يَبعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً محمودًا﴾ (بنی اسرائيل: ٨٠)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد٦ جمعۃالمبارک ٢٥/جون ١٩٩٩ء شمارہ٢٦

١٠/ربیع الاول١٤٢٠ہجری ☆ ٢٥/احسان ١٣٧٨ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

انسان توبہ کرتا ہے توگناہ سے نیکی کی طرف آتا ہے اور جب خداتوبہ کرتا ہے تووہ رحمت سے اس کی طرف آتا ہے اور اس انسان کو لغزش سے سنبھال لیتا ہے

"توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ گناہ سے کلی طور پر بیزار ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے اور سچے طور سے یہ عہد ہو کہ موت تک پھر گناہ نہ کروں گا۔ایسی توبہ پر خداکاوعدہ ہے کہ میں بخش دوں گا۔.........

ایک توبہ انسان کی طرف سے ہوتی ہے اور ایک خدا کی طرف سے۔خدا کی توبہ کے معنی رجوع کے ہیں کیونکہ اس کا نام توّاب ہے۔انسان توبہ کرتا ہے توگناہ سے نیکی کی طرف آتا ہے اور جب خدا توبہ کرتا ہے تووہ رحمت سے اُس کی طرف آتا ہے اور اس انسان کو لغزش سے سنبھال لیتا ہے۔جب اس قسم کی خدا کی توبہ ہو تو پھر لغزش نہیں ہوتی۔حدیث میں ہے کہ انسان توبہ کرتا ہے پھر اس سے ٹوٹ جاتی ہے اور قضاو قدر غالب آتی ہے۔پھر وہ روتا ہے، گڑگڑاتا ہے پھر توبہ کرتا ہے مگر پھر ٹوٹ جاتی ہے اور وہ بار بار تضرع کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے پھر آخرکار جب انتہاء تک اس کی تضرع اور ابتہال پہنچ جاتے ہیں تو پھر خدا توبہ کرتا ہے یعنی اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور کہتا ہے اِعْمَلْ مَا شِئْتَ اِنِّی غَفَرْتُ لَكَ۔اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اب اس کی فطرت ایسی بدل دی گئی ہے کہ گناہ نہ ہو سکے گا۔جیسے کسی بدکار کا آلہ تناسل کاٹ دیا جاوے تو پھر وہ کیا بدکاری کر سکے گا یا آنکھیں نکال دی جائیں تو وہ کیا بدنظری کرے گا۔اسی طرح خدا سرشت بدل دیتا ہے اور بالکل پاکیزہ فطرت بنادیتا ہے۔

بدر میں جب صحابہ کرامؓ نے جان لڑائی تو ان کی اس ہمت اور اخلاص کو دیکھ کر خدا نے ان کو بخش دیا۔ان کے دلوں کو صاف کر دیا کہ پھر گناہ ہو ہی نہ سکے۔یہ بھی ایک درجہ ہے۔جب فطرت بدل جاتی ہے تو وہ خدا کی رضا کے برخلاف کچھ کر ہی نہیں سکتا"۔

(ملفوظات جلد ٥مطبوعہ لندن صفحہ ٢٢٣)

خدا کی خاطر محبت کرنے والے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔آج جبکہ میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں، میں انہیں اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دوں گا"۔

(مسلم کتاب البرّ و الصلة باب فضل الحب فی الله)

اجر کی خوشخبری

حضرت عبداللہ بن ثابتؓ بیمار ہوئے تو آنحضرت ﷺ ان کا حال پوچھنے کے لئے گئے مگر ان پر غشی طاری تھی۔حضورؐ نے آواز دی لیکن وہ بولے نہیں۔حضورؐ سمجھ گئے کہ ان کا آخری وقت ہے۔فرمایا افسوس اب تم پر ہمارا زور نہیں چلتا۔

یہ سن کر بعض عورتوں نے رونا شروع کر دیا تو فرمایا موت کے بعد بین کرنا اور نوحہ کرنا منع ہے۔اُن کی ایک لڑکی نے کہا مجھے ان کی شہادت کی امید تھی کیونکہ انہوں نے جہاد کے لئے سب سامان تیار کر لیا تھا۔حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو نیت کے مطابق اجر دیتا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب فضل من مات فی الطاعون)

☆......☆......☆......☆

انہوں نے میرے صحابہ کی خدمت کی تھی

آنحضرت ﷺ کے بعض مظلوم صحابہؓ اور صحابیاتؓ مکہ سے ہجرت کر کے حبشہ گئے تھے جہاں کے بادشاہ نجاشی نے ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا تھا۔

ایک دفعہ نجاشی کا وفد حضور ﷺ کی خدمت میں مدینہ آیا تو حضورؐ نے اس وفد کو ذاتی مہمان بنایا۔صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ ان کی خدمت ہمارے سپرد کیجئے تو حضور نے فرمایا "ان لوگوں نے میرے صحابہ کی خدمت کی تھی میں اس کا بدلہ چکانا چاہتا ہوں"۔

(شرح المواهب اللدنيه زرقانی جلد ٤ ص ٢٦٦ دارالمعرفة بيروت ١٩٩٣ء)

تقسیم ملک کے دوران اور خدمتِ دین کے دوران شہادت کا اعزاز پانے والے، ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، سوڈان اور ٹرینیڈاڈ سے تعلق رکھنے والے متفرق احمدی شہداء مرد و زن کا تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ١١/جون ١٩٩٩ء)

لندن(١١/جون): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں پڑھایا۔تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیات ١٥٤، ١٥٥ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ اس خطبہ کے شہداء کے ذکر میں بعض ایسے شہداء کا بھی ذکر ہے جو تقسیم ملک کے دوران شہید کئے گئے تھے۔یہ ذکر پہلے گزر چکا ہے اور بظاہر ختم ہو گیا تھا لیکن چونکہ بعد میں ان کے ورثاء وغیرہ نے یہ اطلاعات بھجوائی ہیں اس لئے ان کا ذکر بھی شہداء کے ذکر میں موجودہ تذکرہ میں داخل کر لیا گیا ہے۔اس تذکرے کے بعد گزشتہ تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے ان شہداء کا ذکر جاری رکھا جائے گا جو وقف اور خدمت کے دوران اپنے وطنوں سے دور حادثاتی یا طبعی موت سے وفات پا گئے۔

آج حضور انور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے مکرم حافظ بشیر احمد صاحب جالندھری کا ذکر فرمایا۔آپ ١٩١٢ء میں پیدا ہوئے۔١٩٢٤ء میں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔١٩٣٤ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کر کے مبلغین کلاس میں شامل ہو گئے اور یکم اگست ١٩٣٦ء سے مبلغ کے فرائض انجام دینے لگے۔آپ مجلس خدام الاحمدیہ کے ابتدائی دس ارکان میں سے تھے۔٢/مئی ١٩٣٨ء کو محلہ دارالرحمت کے اجتماعی وقارِ عمل میں شامل تھے کہ دماغ کی رگ پھٹ گئی جس سے آپ کی وفات ہوئی۔حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کے متعلق فرمایا کہ آپ ان نوجوانوں میں سے تھے جن کے مستقبل کی طرف سے نہایت اچھی خوشبو آرہی تھی۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے مکرم عدالت خان صاحب تحصیل خوشاب ضلع پشاور کا ذکر فرمایا جن کی شہادت ١٩٣٩ء میں ہوئی۔١٩٣٤ء حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر کہ نوجوان اپنے ذرائع سے دوسرے ممالک میں جاکر تبلیغ کریں۔آپ اچانک قادیان سے غائب ہو گئے۔دراصل آپ حضور کی تحریک پر فوری تعمیل کی غرض سے سفری دستاویز کے بغیر افغانستان پہنچ گئے تھے۔حکومت نے گرفتار کر کے جیل میں ڈالا تو

وہاں تبلیغ شروع کر دی۔ پھر حکومت نے واپس ہندوستان کی سرحد پر لا کر چھوڑ دیا۔ آپ نے قادیان آکر حضور کو ساری روئداد سنائی اور درخواست کی کہ کسی اور ملک میں جانے کا ارشاد فرمائیں۔ حضور نے چین جانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ رستہ میں کشمیر کی حکومت نے پاسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے روک لیا۔ آپ کے پاس واجبی سا لباس تھا۔ موسم سردیوں کا تھا۔ ڈبل نمونیہ سے وفات پائی۔

مکرم چوہدری فقیر محمد صاحبؓ اور محمد اسمٰعیل صاحب ابن چوہدری فقیر محمد صاحب ونجواں ضلع گورداسپور۔ حضرت چوہدری فقیر محمد صاحب صحابی تھے۔ آپ کو ۱۹۳۹ء میں خلافت جوبلی کے موقعہ پر لوائے احمدیت کی تیاری کے سلسلہ میں تاریخ ساز خدمت کی توفیق ملی۔ تقسیم ملک کے وقت اپنے گاؤں ونجواں میں ایک روز نماز فجر کے لئے صفیں سیدھی کر رہے تھے کہ سکھوں نے حملہ کر دیا اور حضرت چوہدری فقیر محمد صاحبؓ کو شہادت کی سعادت نصیب ہوئی۔ کئی احمدی زخمی ہوئے ان میں آپ کے بیٹے محمد اسماعیل صاحب بھی تھے۔ انہیں ہسپتال پہنچایا گیا۔ وہاں سے ڈسچارج ہو کر قادیان روانہ ہوئے تو پیچھے سے گولی مار کر انہیں بھی شہید کر دیا گیا۔

مکرم محمد منیر صاحب شامی، شہادت ۳؍ستمبر ۱۹۴۷ء۔ آپ مکرم ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب کے ہاں تنزانیہ میں ۱۹۲۲ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں تعلیم الاسلام کالج قادیان میں بی اے کے طالبعلم تھے۔ عربوں سے ہمدردی کی وجہ سے شامی مشہور تھے۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ محلّہ کی حفاظت کے سلسلہ میں اپنے گھر پر مقیم تھے کہ ایک رات سکھوں نے ان کے گھر کی دیوار پھاند کر اندھیرے میں حملہ کر کے شہید کر دیا۔

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالسلام پنڈت صاحب اور مکرم عظیم احمد صاحب ولد پنڈت عبداللہ صاحب عمر ساڑھے چار سال۔ شہادت ۳؍اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ قادیان میں ایک گھر میں جہاں عورتوں اور بچوں کو رکھا گیا تھا حملہ آوروں نے حملہ کر کے لوٹ مار اور قتل و غارت شروع کر دی۔ اس دوران یہ دونوں شہادتیں ہوئیں۔

مکرم بابو عبدالکریم صاحب ابن نواب علی خان صاحب آف پونچھ ریاست جموں و کشمیر۔ ۸؍جون ۱۹۳۳ء کو ایک خواب کی بنا پر احمدیت قبول کی۔ ۱۹۳۹ء میں جب آپ شرقِ اوسط میں تھے تو آپ کے استفتاء پر ہی جامعہ ازھر کے محمود شلتوت نے وفات مسیح کے حق میں اپنا مدلل فتویٰ دیا تھا جو جماعتی لٹریچر میں مشہور ہے۔ پونچھ شہر میں آپ کی زیر نگرانی مسجد تعمیر ہو رہی تھی کہ ہندو اور سکھوں نے حملہ کیا اور آپ کو اور آپ کے ساتھ سات آٹھ احمدی معماروں کو شہید کر دیا۔ پھر آپ کے گھر پر حملہ کر کے آپ کی والدہ اور پہلی بیوی کو بھی شہید کر دیا۔

خواجہ محمد عبداللہ لون صاحب آف آسنور کشمیر۔ شہادت اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ آپ مولوی حبیب اللہ صاحب لون صحابی کے بیٹے تھے۔ ۱۹۳۶ء میں مولوی فاضل کیا۔ بسوں کے ایک قافلہ میں پاکستان جانے کے لئے تیار تھے۔ جب بسیں اکھنور پہنچیں تو ان بسوں پر حملہ کر کے ہزاروں مسلمان مردوں عورتوں کو شہید کر دیا گیا۔ انہیں میں آپ بھی شامل تھے۔

مکرم حاجی فضل محمد خان صاحب اور آپ کے بیٹے کو ۱۹۵۷ء میں شہادت نصیب ہوئی۔ آپ حاجی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے غیر از جماعت رشتے دار دھوکہ سے وطن واپس لے گئے اور آپ کو اور آپ کے خورد سالہ بچے کو شہید کر دیا۔

مکرم عثمان غنی صاحب اور مکرم عبدالرحیم صاحب بنگلہ دیش۔ ۳؍نومبر ۱۹۶۳ء کو برہمن بڑیہ جماعت کا سالانہ جلسہ ہو رہا تھا کہ مخالفین نے ہلہ بول دیا اور شدید پتھراؤ کیا۔ بہت سے احباب زخمی ہوئے ان میں سے دو دوست مکرم عثمان غنی صاحب اور مکرم عبدالرحیم صاحب زخموں سے جانبر نہ ہو سکے اور اگلے روز ۴؍جنوری ۱۹۶۳ء کو وفات پا گئے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے وقف اور خدمت کے دوران اپنے وطنوں سے دور حادثاتی یا طبعی وفات پانے والے شہداء کا ذکر فرمایا جن میں سب سے پہلے مکرم عبدالرحمٰن صاحب سماٹری کا ذکر فرمایا۔ آپ ۱۹۳۸ء کے شروع میں سماٹرا انڈونیشیا سے دینی تعلیم کے حصول کے لئے قادیان تشریف لائے۔ آپ مولوی ابو بکر ایوب صاحب اور مولوی محمد ایوب صاحب کے بھائی تھے۔ ٹائیفائیڈ سے بیمار ہو کر ۱۳؍اگست ۱۹۴۱ء کو وفات پائی۔ اگرچہ موصی نہ تھے مگر حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

مکرمہ فضل بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ بلاد عربیہ فلسطین و مغربی افریقہ۔ آپ ۱۹۳۸ء میں اپنے میاں کے ساتھ قادیان سے فلسطین گئیں۔ ۱۹۴۳ء میں کبابیر میں وفات پائی اور وہیں دفن ہیں۔

سید رضوان عبداللہ صاحب ابن السید عمر ابو بکر آفندی (خرطوم، سوڈان)۔ آپ دسمبر ۱۹۵۰ء میں دینی تعلیم حاصل کرنے ربوہ آئے۔ بہت ذہین تھے۔ ۲۶؍اگست ۱۹۵۳ء کو جامعہ احمدیہ کے طلباء کے ساتھ دریائے چناب پر نہانے گئے۔ عصر کی نماز کے لئے وضو کر رہے تھے کہ پاؤں پھسل جانے سے دریا میں ڈوب گئے اور شہادت پائی۔ حضرت مصلح موعودؓ کی اجازت سے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کئے گئے۔

مکرمہ سیدہ طینت صاحبہ اہلیہ سید جواد علی صاحب مبلغ امریکہ۔ آپ نے ۱۹۵۲ء میں اپنی زندگی اسلام و احمدیت کی خدمت کے لئے وقف کی۔ ۱۹۵۳ء میں آپ کا نکاح سید جواد علی صاحب مبلغ سلسلہ سے ہوا۔ ۱۹۵۷ء میں اپنے خاوند کے پاس امریکہ گئیں۔ ۱۹۵۸ء میں دل کی تکلیف ہوئی اور ۱۶؍مارچ کو امریکہ ہی میں وفات پائی اور وہیں تدفین ہوئی۔

هدیۂ عقیدت

بحضور حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کبھی اس کے ہونٹ گلاب سے کبھی اس کا چہرہ چمن کہیں
رخِ یار کو کبھی آفتابِ سحر کی پہلی کرن کہیں

مرے چاند! اب تو کنارِ جاں سے فگار آنکھ میں تُو اُبھر
تری چاندنی میں نہا کے ہم کوئی مثلِ کوہ سخن کہیں

یہ جہانِ وحشت، ضبطِ کربِ جنون مجھ کو مٹا نہ دے
مری جستجو کے دیار میں نظر آ کہ قصّہ مَن کہیں

ترے پرتوِ خدوخال کا جو ہمیں بھی اذنِ سخن ملے
تری سانس موجِ ختن لکھیں تو بدن کو حاصلِ فن کہیں

ترا عکس لے کے جہاں کہیں جو ہوا چلے تو کلی کھلے
اسی واسطے سبھی راستے تجھے خوشبوؤں کا وطن کہیں

(طاہر عدیم۔جرمنی)

محترمہ بشریٰ منیر صاحبہ بنت چوہدری علیم الدین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد۔ آپ اپنے خاوند منیر احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ایڈ کے ساتھ نصرت جہاں سکیم کے تحت سیرالیون میں خدمات سرانجام دے رہی تھیں کہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۸۲ء کو زچگی کے دوران ۳۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔ میت ربوہ لائی گئی جہاں آپ کی تدفین ہوئی۔

مکرم مولوی حنیف یعقوب صاحب آف ٹرینیڈاڈ۔ ۱۹۲۶ء میں پیدا ہوئے۔ مولانا محمد اسحٰق ساقی صاحب مبلغ ٹرینیڈاڈ کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ ۱۹۵۴ء میں ربوہ آئے اور اپنی زندگی وقف کر دی۔ ۲۶؍سال ٹرینیڈاڈ میں خدمت کی توفیق پائی۔ ۱۹۸۳ء میں گیانا بطور مبلغ بھجوایا گیا۔ وہیں خدمت دین کے دوران نومبر ۱۹۸۶ء میں وفات پائی۔

مکرمہ ڈاکٹر قدسیہ خالدہ ہاشمی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب۔ آپ ۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئیں۔ ۱۹۶۶ء میں ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب سے شادی ہوئی۔ شادی کے وقت احمدی نہیں تھیں۔ ۱۹۷۲ء میں احمدیت قبول کی۔ ۱۹۷۴ء میں نصرت جہاں سکیم کے تحت زندگی وقف کر کے اپنے خاوند ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب کے ساتھ ٹیچی مان، گھانا میں بطور لیڈی ڈاکٹر تقرر ہوا۔ ۱۹۸۸ء میں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ گھانا تشریف لے گئے تو ائرپورٹ پر حضور کے استقبال کے لئے تشریف لائی ہوئی تھیں۔ واپس ٹیچی مان جاتے ہوئے کار کے حادثہ میں وفات پائی۔ حضور ایدہ اللہ نے جلسہ گھانا کے موقعہ پر نماز جنازہ پڑھائی۔ ٹیچی مان احمدیہ ہسپتال کے احاطہ میں دفن کی گئیں۔ ہسپتال کی نئی عمارت میں میٹرنٹی وارڈ انہی کے نام پر "قدسیہ وارڈ" کہلاتا ہے۔

مکرم حافظ عبدالوہاب صاحب بلتستانی۔ آپ مولوی غلام محمد صاحب بلتستانی کے بڑے بیٹے تھے جو بلتستان کے پہلے احمدی تھے۔ حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ کے ارشاد پر بچوں کو ربوہ لائے۔ حافظ صاحب نے مدرسة الحفظ سے قرآن مجید حفظ کیا۔ ۱۹۸۴ء میں شاہد پاس کر کے گلگت اور شمالی علاقہ جات میں مربی مقرر ہوئے۔ دماغ میں ٹیومر کے نتیجہ میں ۱۴؍اکتوبر ۱۹۸۸ء کو وفات پائی۔

آج کے خطبہ کے آخر پر حضور نے مکرم محمد افضل ظفر صاحب مبلغ فجی کی اہلیہ مکرمہ امتہ المتین صاحبہ کا ذکر فرمایا۔ آپ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ فجی میں کشتی سمندر میں الٹ جانے کے باعث وفات پائی۔ اس کے ساتھ ان کے چار بچے بھی غرق ہو کر شہید ہوئے۔ حضور نے فرمایا کہ مولوی محمد افضل ظفر صاحب کا خاندان تو خاص طور پر دہری شہادت کا رتبہ پا گیا۔ ایک غریق کی شہادت جس کا خود حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ذکر فرمایا اور دوسرے ایک واقف زندگی کی بیگم ہونے کے لحاظ سے اپنے وطن سے دور خدمت کے دوران انہیں اور ان کے بچوں کو حادثہ پیش آیا اس کی وجہ سے انہیں شہادت کا ایک اور مرتبہ بھی نصیب ہو گیا ہے۔

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ ۱۹۹۹ء

انشاءاللہ تعالیٰ ۳۰، ۳۱ جولائی و یکم اگست ۱۹۹۹ء۔ (بمطابق ۳۰، ۳۱ وفا و یکم ظہور ۱۳۷۸ہش)

اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں منعقد ہو گا

بیسویں صدی میں

تین قرآنی پیشگوئیوں کا حیرت انگیز ظہور

(دوست محمد شاهد۔ مؤرخ احمدیت)

شہنشاہ نبوت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلیفہ رابع سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"اتانی جبریل فقال یامحمد ان الامة مفتونة بعدك قلت له فماالمخرج یا جبریل قال کتاب الله . فیه نبأ ماقبلکم . وخبرمابعدکم . وحکم ما بینکم"۔

(مسنداحمد بن حنبل بحواله کنزالعمال جزاول صفحه ۱۷۱ لعلامه علی المتقی المتوفی ۹۷۵ھ ناشر موسسة الرساله ۔ بیروت ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء)

میرے پاس جبریلؑ آئے اور کہا اے محمدؐ! آپ کی امت آپ کے بعد فتنہ میں مبتلا ہو جائے گی۔ میں نے اس سے کہا اس سے مخلصی کیسے ہو گی؟ اس نے جواب دیا کہ کتاب اللہ (سے) جس میں پہلوں اور بعد میں آنیوالوں کی خبریں ہیں اور تمہارے مابین سب امور کا وہی حَکَم (جج) ہے۔

قرآن مجید کی ان بے شمار خبروں میں سے جو خدا کے اس پاک و مقدس کلام میں دورِ آخر سے متعلق دی گئی ہیں نمونۃً تین عظیم الشان پیشگوئیوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو بیسویں صدی میں کمال شان اور آب و تاب سے پوری ہو رہی ہیں۔

یاالٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بیضا نکلا

(المسیح الموعودؑ)

☆......☆......☆

پہلی پیشگوئی

سورۃ مومن کی آیت ۳۵، ۳۶ میں ہے۔

"وَلقدجآءَ کُمْ یُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالبیِّنٰتِ فَمَا زِلْتُم فِی شَكٍّ مِّمَّا جَآءَ کُمْ بِهٖ حَتّٰی اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَن یَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُولاً. کَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَاب. اَلَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِی اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ. کَبُرَ مَقْتاً عِنْدَاللّٰهِ وَعِنْدَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا . کَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ."

یعنی اور یوسف اس سے پہلے دلائل کے ساتھ تمہارے پاس آ چکا ہے مگر تم جو کچھ وہ تمہارے پاس لایا تھا اس کے بارے میں شک ہی میں رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گیا تو تم نے کہنا شروع کیا کہ اللہ اس کے بعد کوئی رسول مبعوث نہیں کرے گا۔ اسی طرح اللہ ہر حد سے گزرنے والے اور شبہ کرنے والے کو گمراہ قرار دیتا ہے اور قرار دے گا۔ جو لوگ اللہ کی آیتوں میں بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی بحثیں کرتے ہیں یہ اللہ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک بہت برا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر "متکبر جبار" کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اور لگا دے گا۔

اس آیت میں "ختم نبوت" کے نام پر اٹھنے والی جس باطل تحریک کی خبر دی گئی ہے اس کے بانی اور "امیر شریعت" کے "متکبر جبار" ہونے کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہو گا کہ یہ صاحب تاریخ مذہب کے سب سے پہلے متکبر اور منکر رسالت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"شیطان نے کتنی جرأت کا ثبوت دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو نہیں مانا اور آخر تک نہیں مانا۔ ابدی لعنت کو قبول کر لیا مگر منافقت نہیں کی"۔

(ماہنامہ تبصرہ لاہور۔امیر شریعت نمبر۔ نومبر، دسمبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۴۰)

یہی نہیں اسی "اسوۂ شیطانی" کے عین مطابق ڈٹ کر اعلان ہوتا ہے:

"میں تو کہتا ہوں کہ اگر خواجہ غریب نواز اجمیریؒ، سید عبدالقادر جیلانیؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام بخاریؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، ابن تیمیہؒ، غزالی یا حسن بصری بھی نبوت کا دعویٰ کرتے تو کیا ہم انہیں نبی مان لیتے؟ علیؓ دعویٰ کرتا کہ جسے تلوار حق نے دی، سیدنا ابو بکر صدیقؓ، سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا عثمانؓ بھی دعویٰ کرتے۔ **کیا بخاری انہیں نبی مان لیتا، نہیں ہرگز نہیں**"۔

(نقوش جاوداں صفحہ ۲۰۷ از زاهد منیرعامر۔ ناشر المحمود اکیڈمی اردو بازار لاہور۔ ۱۹۸۳ء)

اسی "متکبر و جبار" کے مقلدین میں سے ایک صاحب کراچی کے الیاس ستار اور محمد حنیف موتی والا بھی ہیں۔ یہ دونوں جنت الحمقاء میں بستے ہیں اور اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ عطاء اللہ شاہ بخاری کے "پرستاروں" نے "عالمی مجلس ختم نبوت" کے نام سے جو کاروباری اور سیاسی ادارہ قائم کر رکھا ہے وہ جعلی نہیں بلکہ (معاذاللہ) حقیقی طور پر ختم نبوت کا محافظ ہے۔ یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے کہ شاید ابلیس لعین کو بھی اس کی جرأت نہ ہو سکے۔ چنانچہ مولوی عبدالرحیم اشرف مدیر "المنبر" لائل پور اس ناپاک افتراء کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"استہزاء، اشتعال انگیزی، یاوہ گوئی، بے سروپا لفاظی، اس مقدس نام کے ذریعہ مالی غبن، لادینی سیاست کے داؤ پیچ، خلوص سے محروم اظہار جذبات، مثبت اخلاق فاضلہ سے تہی کردار، ناخدا ترسی سے بھرپور مخالفت کسی بھی غلط تحریک کو ختم نہیں کر سکتی اور **ملت اسلامیہ پاکستان کی محرومی ہے کہ "مجلس احرار" اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے جو کچھ کیا گیا ہے اس کا اکثر وبیشتر حصہ انہی عنوانات کی تفصیل ہے**"۔

("المنبر" ۶/جولائی ۱۹۵۹ء)

اور سید ابوالاعلیٰ مودودی "امیر جماعت اسلامی" نے بیان دیا کہ:

"احرار کے سامنے اصل سوال تحفظ ختم نبوت کا نہیں بلکہ نام اور سہرے کا ہے اور **یہ لوگ مسلمانوں کی جان ومال کو اپنی اغراض کے لئے جوئے کے داؤں پر لگا دینا چاہتے ہیں۔ اپنی اغراض کے لئے خدا اور رسول کے نام سے کھیلنے والے جو مسلمانوں کے سروں کو شطرنج کے مہروں کی طرح استعمال کریں۔ اللہ کی تائید سے کبھی سرفراز نہیں ہو سکتے**"۔

(ہفت روزہ 'المنبر' ۱۰/جولائی ۱۹۵۵ء صفحہ ۲)

جناب سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ایک جلسہ عام میں کہا کہ "حضور خاتم النبیین نے میرے نام پیغام دیا ہے کہ میں ختم نبوت کے مسئلہ کو کامیابی سے چلاؤں"۔ اس ادعا پر جناب مولوی عبدالرحیم اشرف صاحب نے انہیں مشورہ دیا کہ:

"شاہ صاحب نے حضور اقدس کی شان میں ایسی گستاخی کی ہے جس سے وہ جتنی جلدی توبہ کر لیں ان کے لئے بہتر ہے"۔

(ہفت روزہ المنبر ۹/مارچ ۱۹۵۶ء صفحہ ۴ کالم نمبر ۱، ۲)

مندرجہ بالا حقائق کا لفظ لفظ شاہد ناطق ہے کہ سورۂ مومن میں جس باطل نظریہ کی حامل تحریک کی خبر دی گئی تھی وہ ہر اعتبار سے منصۂ شہود پر آ چکی ہے جو قرآنی صداقت کا منہ بولتا نشان ہے۔

☆......☆......☆

دوسری پیشگوئی

سورۃ جمعہ میں مذکور ہے جس کے آغاز میں یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ عزیز و حکیم خدا آخرین میں بھی رسول بھیجے گا۔ مشہور ترکی عالم موسیٰ جاراللہ آیت "وآخرین منھم" کی تفسیر میں صاف اقرار کرتے ہیں کہ:

"ومعنی هذه الآیةالکریمة ...... هوالذی بعث فی الامیین رسولاً من الامیین وبعث فی الآخرین رسلاً من آخرین فکل امة لها رسول من نفسها و هؤلاء الرسل هم رسل الاسلام فی الاسلام"۔

(کتاب فی حروف اواخر السور صفحه ۱۴۳ شائع کرده بیت الحکمة لاہور) یعنی اس آیت کریمہ کے معنی ہیں کہ ......وہ (خدا) جس نے امیوں میں رسول بھیجا جو امیوں ہی سے تھا۔ اسی طرح وہ آخرین میں آخرین میں سے رسول بھیجے گا اور یہ رسول اسلام میں سے اسلام کے رسول ہونگے۔

اس آیت کریمہ کے بعد اللہ جل شانہ نے یہ ارشاد فرما کر ساری حقیقت منکشف فرما دی۔ "ذٰلكَ فضلُ اللّٰه یؤتِیه مَن یَّشاء"۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے گا عطا فرمائے گا۔ قرن اول کے ایک بزرگ مقاتلؒ کے نزدیک یہاں جس فضل اللہ کا ذکر ہوا ہے **یہ وحی ونبوت ہے**۔ سورہ جمعہ میں اس انکشاف کے بعد یہودی علماء کی مثال دے کر آخرین میں جلوہ گر ہونے والے فیضان وحی و نبوت کے مخالفین کے طرز عمل کا نہایت بلیغ پیرایہ میں ذکر فرمایا گیا ہے اور آیات اللہ کے مکذبوں کی مثال گدھے سے دی ہے جس نے بہت سی کتابیں اٹھائی ہوئی ہوں (کَمَثَلِ الحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارا)۔

چنانچہ برصغیر کے ایک نامور عالم دین "بحر العلوم علامہ سید امیر علی ملیح آبادی" (ولادت ۱۸۵۸ء وفات ۱۹۱۹ء) اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت اوزاعیؒ و حسن بصری وغیرہ علماء صالحین سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو خطاب کر کے احبار ورھبان کا حال بتلایا یعنی اہل اسلام میں ایسے عالم یا درویش نہ ہونے چاہئیں اور حدیث سے معلوم ہوا کہ **آخر زمانہ میں ہونگے تو مسلمانوں میں سے جو عالم خراب ہوگا وہ یہودی عالم کے طریقے پر ہوگا**۔......... مترجم کہتا ہے کہ یہ قرآن مجید کا معجزہ ہے جو ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے لیکن یہ مفسد عالم و درویش **اپنی خودی میں ایسے مستغرق ہیں کہ قرآن وحدیث کے معانی نہیں سمجھتے ہیں کیونکہ دل سیاہ ہیں ،اس نور کی سمائی نہیں ہے بلکہ لفظی بحث و جدال کی تاریکی میں عمر رائیگاں کرنے کو علم جانتے ہیں**"۔

(تفسیر مواهب الرحمن پاره ۲۸ ۔ سورۂ جمعه صفحه ۳۳۵، ۳۳۶ ناشر مکتبه رشیدیه لمیٹڈ۔شاہ عالم مارکیٹ لاہور)

سبحان اللہ! یہ عدیم المثال قرآنی معجزہ ہے کہ اس نے "کمثَلِ الحمَارِ یحملُ اسفارا" کے چند الفاظ میں اٰخرینَ منهُم کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرنے والوں ہی کی نشان دہی نہیں کی بلکہ جماعت احمدیہ کے خلاف مفتریات و ہفوات پر مشتمل خلاف قرآن لٹریچر کی بھی عکاسی کر دی ہے جس کا سلسلہ شیطان کی آنت کی طرح طویل ہے اور جس میں الیاس ستار صاحب کے "صوت الاسلام ٹرسٹ" کراچی کے رسائل اور پمفلٹوں نے اضافہ کر کے اپنی قرآنی علوم سے بے علمی، دل کی سیاہی اور لفظی بحث وجدال کی تاریکیوں پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ انہوں نے کمال مسرت سے یہ اعلان فرمایا ہے کہ میں "فتنہ" کا

خطاب ملنے پر "بہت خوش ہوں" ۔ اس "مایہ ناز سرٹیفکیٹ" کی شہرت انہوں نے اپنے پمفلٹ مجریہ ۱۴؍مارچ ۱۹۹۹ء صفحہ ۱۱ پر دی ہے جس کے صرف ایک ہفتہ بعد آپ نے ۲۲؍مارچ ۱۹۹۹ء کو ایک اور پمفلٹ شائع کیا ہے ۔ اس پمفلٹ میں یہ بھی تعلّی کی گئی ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے راقم الیاس ستار نے مرزا غلام احمد کی سورج جیسی چمکتی ہوئی "وفات مسیح" کی دلیل کا سورج غروب کر دیا ہے" (صفحہ ۳) اس "جشن مسرت" سے ایک بار پھر "کمثل الحمار یحمل اسفارا" کی قرآنی صداقت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے ۔ وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زبردست دلائل قرآنی کے نتیجہ میں آج عرب و عجم کے بہت سے مسلم زعماء مدبرین، محققین اور اہل قلم نظریہ وفات مسیح کے کھلے بندوں قائل ہو چکے ہیں۔

عرب و عجم کی ممتاز شخصیتیں اور نظریۂ وفات مسیح

اس سلسلہ میں بعض ممتاز شخصیتوں کے نام یہ ہیں:

۱۔ مسلم ورلڈ لیگ مکہ (Muslim World League, Mecca) اور اسلامک سنٹر جنیوا (Islamic Centre Geneva) کے علامہ محمد اسد ۔ ۲۔ مصر کے شہرہ آفاق صحافی اور عالم جناب رشید رضا ایڈیٹر رسالہ "المنار"۔ ۳۔ الاستاذ محمد شلتوت سابق مفتی مصر ۔ ۴۔ الاستاذ مصطفی المراغی جامعہ ازہر۔ ۶۔ لبنان کے نامور عالم الاستاذ عباس محمود ۔ ۷۔ سید قطب رہنمائے اخوان المسلمین۔ ۸۔ الدکتور محمود بن الشریف پروفیسر اکنامکس کالج مصر۔ ۹۔ عالم ازہر سعد محمد حسن وزارت معارف مصر۔ ۱۰۔ محمد الغزالی (مصری ادیب)۔ ۱۱۔ فلسطینی عالم الشیخ عبداللہ القیشاوی غزہ ۔ ۱۲۔ ایرانی عالم جناب زین الدین راہنما مترجم قرآن ۔ ۱۳۔ انڈونیشیا کے عالم حاجی عبدالکریم امراللہ ۔ ۱۴۔ شیخ عبداللہ صالح چیف قاضی کینیا۔ ۱۵۔ الاستاذ محمد ابوزہرہ۔ ۱۶۔ الاستاذ حسنی الزمری۔

برصغیر پاک و ہند کے جو علماء فضلاء اور ادباء وفات مسیح کا مسلک اختیار کر چکے ہیں ان میں سے مولانا عبیداللہ سندھی، علامہ عنایت اللہ خان صاحب المشرقی بانیٔ خاکسار تحریک، علامہ نیاز فتح پوری، جناب محمد لٰیسین صاحب ایم اے ایل ایل بی ۔ پی ایچ ڈی، ریسرچ سکالر اور مولانا ابوالکلام آزاد "امام الہند" خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ۶؍اپریل ۱۹۵۶ء کا واقعہ ہے کہ مولانا آزاد صاحب کو ان کے ایک عقیدتمند نے خط لکھا کہ آپ حیات مسیح پر فیصلہ کن کتاب لکھیں اور جن تحریروں میں آپ نے مرزا صاحب کی تعریف کر دی ہے ان کو منسوخ کر دیں۔ مولانا صاحب نے اس کا جواب دیا کہ **"وفات مسیح کا ذکر خود قرآن میں ہے** ۔ مرزا صاحب کی تعریف یا برائی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اس لئے کہ:

تو برا ہے تو بھلا ہو نہیں سکتا اے ذوق
وہ برا خود ہے کہ جو تجھ کو برا جانتا ہے"

("ملفوظات آزاد" صفحہ ۱۳۰ مرتبہ محمد اجمل خان ۔ مکتبہ ماحول کراچی طبع اول اکتوبر ۱۹۶۱ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۹۰ سال قبل اس زبردست علمی انقلاب کی خبر دی تھی ۔ چنانچہ حضور نے ۱۹۰۳ء میں فرمایا:

"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی ۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا ۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ **عیسیٰؑ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا ۔ میں تو تخمریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔**

(تذکرۃ الشہادتین" روحانی خزائن جلد ۲۰ مبوعہ لندن صفحہ ۶۷)

☆......☆......☆

تیسری پیشگوئی

سورہ جمعہ کی اگلی دو آیات میں خدائے عزّ و جلّ فرماتا ہے: قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ۔

(سورۃ الجمعہ:۷،۸)

تو کہہ دے اے یہودیو! اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ تم باقی دنیا کو چھوڑ کر اللہ کے دوست ہو تو موت کی تمنا کرو مگر وہ اپنے گزشتہ اعمال کی وجہ سے کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے۔

حکیم الملّت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

"اگر نمونہ یہود خواہی کہ ببنی علماء سوء کہ طالب دنیا باشند"۔ (الفوز الکبیر صفحہ ۱۰)

یعنی اگر یہود کا نمونہ دیکھنا چاہو تو علماء سوء کو دیکھو جو طالب دنیا ہو چکے ہیں۔

اس ضمن میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا واضح اعتراف ہے کہ:

"ہمارا اور مرزائیوں کا فرق عیسائیوں محمدیوں یا موسائیوں (**یہودیوں**) کا سا ہے ۔ جس طرح ان دونوں میں یہ تمیز ہے کہ ایک دوسرے سے ایک رسول زیادہ مانتے ہیں اسی طرح قادیانی امت ہم سے زیادہ مرزا صاحب کو رسول مانتے ہیں"۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸؍اپریل ۱۹۱۱ء)

یہودی علماء تو اپنے تئیں "اولیاء اللہ" قرار دیتے تھے مگر امت محمدیہ کے علماء سوء نے خود کو "محافظ ختم نبوت" کے منصب پر بٹھا دیا ہے حالانکہ "ختم نبوت" کا محافظ صرف اور صرف عرش کا خدا ہے (انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون)۔

جب یہ مشرکانہ عقیدہ انتہاء کو پہنچ گیا تو خدا تعالیٰ نے "لَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا" کی پیشگوئی پوری کرنے کے لئے یہ سامان فرمایا کہ ۱۰؍جون ۱۹۸۸ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے دوران جماعت احمدیہ کے خلاف اعتراضات کو محض افتراء قرار دیتے ہوئے **چھ بار لعنة الله علی الکاذبین کی بد دعا کی** اور دنیا بھر کے مکفر و مکذب اور بدزبان مخالفین احمدیت کو صدائے ربانی بن کر چیلنج کیا کہ:

"اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے یہ عقائد نہیں جو حسب ذیل تحریر (ایام صلح روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۳۲۳ ناقل) میں بیان کئے گئے ہیں تو ان کے جھوٹے ہونے کو واشگاف اور کھلے کھلے الفاظ میں اعلان کریں اور لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کہیں"۔ (مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج ص ۱۲)

اس باطل شکن اقدام نے دنیا پرست اور شہرت طلب ملّاؤں کے چھکے چھڑا دئے کیونکہ اب ان کے لئے فرار کی کوئی راہ نہ تھی کیونکہ مباہلہ کے وقوع پذیر ہونے کے لئے ان کی طرف سے فقط یہ اعلان عام کافی تھا کہ وہ احمدیوں کے پیش کردہ عقائد باطل سمجھتے ہیں اور اپنی طرف سے بھی لعنة الله علی الکاذبین کہتے ہیں۔

مگر ساری دنیا یہ دیکھ کر دنگ رہ گئی کہ محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن کے خدا نے چودہ سو سال قبل جو یہ خبر دی تھی کہ "لَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا" یہ لوگ ہرگز موت کی تمنا نہیں کریں گے سو فیصدی سچ ثابت ہوئی۔

پاکستانی ملّاؤں کے کیمپ میں کھلبلی

چنانچہ میاں طفیل ، سابق امیر جماعت اسلامی نے یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ:

"قادیانی خارج از اسلام ہیں ان سے مباہلہ کی ضرورت نہیں"۔

(روزنامہ جنگ ۱۳؍اگست ۱۹۸۸ء صفحہ ۱)

محمد شکیل اوج استاد شعبہ اسلامیات وفاقی گورنمنٹ اردو آرٹس کالج کراچی نے دہشت زدہ ہو کر حکمرانوں کے حضور فریاد کی کہ:

"مباہلہ کے اس کتابچہ کی اشاعت و ترسیل کو فی الفور روکا جائے بلکہ اس میں ملوث تمام افراد بالخصوص امام جماعت احمدیہ عالمگیر ...... کو قانون کے مطابق پوری پوری سزا دی جائے"۔

(ماہنامہ تبیان کراچی اکتوبر ۱۹۸۸ء ص ۱۷)

طارق محمود ایڈیٹر ہفت روزہ لولاک فیصل آباد نے "لعنة الله علی الکاذبین کہنے کی بجائے عالم الغیب والشہادہ خدا کو اطلاع دی کہ "اے اللہ ہم سچے ہیں کیونکہ ہم صاحب لولاک، صاحب معراج ﷺ کی امت سے ہیں ۔ بار الٰہا مرزائی جھوٹے ہیں"۔

(رسالہ مباہلہ کا کھلا کھلا جواب صفحہ ۱۳)

جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ پروفیسر ساجد میر نے مکہ سے نمائندہ جنگ کو یہ دلچسپ پیغام دیا کہ:

"مرزا طاہر کا چیلنج مباہلہ اس کی اسلام کے خلاف کھلی سازش اور شاطرانہ چال ہے جس کی وجہ سے **مسلمانان اسلام کے دلوں پر کاری ضرب لگی ہے**"۔

(روزنامہ جنگ ۳؍اگست ۱۹۸۸ء ص ۳)

پروفیسر ساجد، طاہر القادری، محمد یوسف لدھیانوی، مولوی عزیز الرحمٰن جالندھری، طارق محمود اور اسی قماش کے بعض دوسرے ملاؤں نے عوام کی آنکھوں پر خاک جھونکنے کے لئے ایک طرف اعلان کیا کہ وہ دعوت مباہلہ منظور کرتے ہیں۔ دوسری طرف حضرت امام عالی مقام کے مقابل پر لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کا اعلان شائع کرنے کی بجائے یہ اشتہار دئے کہ ہم فلاں تاریخ اور فلاں مقام اور فلاں وقت ان سے مباہلہ کریں گے ۔ یہ کھلا اور واضح فرار تھا کیونکہ حضور انور تو چھ بار لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کہہ چکے تھے لہذا بجائے اس کے کہ آپ کسی جگہ تشریف لے جاتے یہ ملاؤں کا فرض تھا کہ بالمقابل اپنی طرف سے بھی لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کا اشتہار شائع کر دیتے تا فریقین کی طرف سے مباہلہ کی تکمیل ہو جاتی۔

قرآن کی رو سے ملّاں کے فرار کا سبب

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ملّاں مباہلہ کی اس نہایت آسان صورت کو اختیار کرنے سے کیوں لرز رہا تھا اور لرز رہا ہے؟ ۔ اس کا جواب قرآن عظیم نے چودہ صدیاں پیشتر یہ دیا تھا کہ:

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ۔ (الجمعہ:۸)

وہ اپنے گزشتہ اعمال کے باعث کبھی مباہلہ کے لئے آمادہ نہیں ہونگے اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے۔

بھلا اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا کہ عوام کو صداقت سے برگشتہ کرنے کے لئے خدا کے مامور کے خلاف بار بار انہی بے بنیاد اعتراضات کو دہرا دیا جائے جس کے مفصل و مدلل اور مسکت جوابات سے سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر بھرا پڑا ہے۔

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

بڑی بڑی عظیم قربانیاں دینے والے وجود پہلے گزر چکے ہیں

مرتے تو سب ہی ہیں مگر مبارک ہے وہ جو کسی نہ کسی رنگ میں دین کی حمایت کرتا ہوا مارا جائے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۷؍مئی ۱۹۹۹ء بمطابق ۷؍ہجرت ۱۳۷۸ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَلَاتَقُوْلُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ. بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لاَّ تَشْعُرُوْنَ﴾
(سورۃ البقرہ آیت ۱۵۵)

شہداء کا ذکر چل رہا ہے اسی تعلق میں یہ مرکزی آیت ہے جس کی میں ہر دفعہ تلاوت کرتا ہوں۔ جب شہداء کا ذکر خیر چلا تو اس وقت اس کثرت سے شہداء کے نام نہیں تھے جواب اس مضمون کے تتبع سے آہستہ آہستہ نکل آئے ہیں اور عزیزم غلام قادر شہید کی شہادت نے جو یہ سلسلہ جاری کر دیا، اللہ تعالیٰ امید ہے اس کو بھی اس کے ثواب سے محروم نہیں رکھے گا کیونکہ بہت سے ایسے نام ہیں جن کو عام یاد بھلا چکی تھی۔ پس ضروری تھا کہ ان کا ذکر بار بار چلے۔

اب جو پاکستان میں خصوصیت سے ہمارے اسیر ان راہ مولیٰ پڑے ہوئے ہیں ان میں سے بھی اکثر کے نام کو لوگ بھلا چکے ہونگے لیکن اپنے قفس میں بیٹھے ہوئے ان کا دل تو چاہتا ہوگا کہ ”کہیں تو بہر خدا آج ذکر یار چلے“۔ فیض نے بہت خوب کہا ہے کہ:

قفس اداس ہے یارو صبا سے کچھ نہ کہو ☆ کہیں تو بہر خدا آج ذکر یار چلے

تو جو میرے یار ہیں وہ ان کے بھی تو یار ہیں۔ ان کے بھی یار ہیں جنہوں نے راہ احمدیت میں بے شمار قربانیاں پیش کیں۔ تو یہ ذکر خیر جو آج میری زبان سے جاری ہو رہا ہے ہو سکتا ہے آج کے قفس کی فضاؤں کو بھی روشن کر دے اور کچھ دیر تک وہ لوگ جو اس ذکر کو سنیں ان یادوں میں محو ہو جائیں جو ان کو بھی بہت پیاری ہیں اور اس سے خود تسلی پائیں کہ بڑی بڑی عظیم قربانیاں دینے والے وجود پہلے گزر چکے ہیں، ان کے مقابل پر توان لوگوں کی قربانیاں ماند ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ پس یہ وہ سلسلہ ہے جسے اب ہم آگے بڑھاتے ہیں اور تعجب ہے کہ افغانستان میں اس سے اور بھی بہت زیادہ شہید ہوئے ہیں جتنا عام لوگوں کا تصور ہے۔

سب سے پہلے میں **صاحبزادہ محمد سعید جان**رضی اللہ عنہ اور **صاحبزادہ محمد عمر جان**رضی اللہ عنہ افغانستان کا ذکر کرتا ہوں۔ ۱۹۱۷ء میں ضلع گجرات کے ایک مجذوب فضل کریم صاحب ہوا کرتے تھے جن کو تبلیغ کا بہت شوق تھا لیکن تھے مجذوب۔ ان کو پتہ نہیں تھا کہ ان کی تبلیغ کی جرأت کے نتیجہ میں احمدی بھائیوں کو کیا کیا مصیبتیں پڑیں گی۔ بہر حال ان کے دل میں یہ سودا سمایا کہ وہ تبلیغ کی خاطر ۱۹۱۷ء میں روانہ ہو کر کابل چلے گئے اور وہاں جا کر سردار نصر اللہ خان کو درخواست دی کہ میں احمدی ہوں اور بغرض تبلیغ آیا ہوں۔ سردار نے ان کو فوراً گرفتار کر لیا اور پھر جب ان سے پوچھ گچھ کی اور کون کون احمدی ہیں تو اس مجذوب بے چارے نے ان سب کے نام لے دئے جن کا اس کو علم تھا۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پانچ لڑکوں کو بھی ان کی نشان دہی پر گرفتار کیا گیا جو ابھی افغانستان ہی میں تھے۔

انہیں شیر پور کے جیل خانے میں مقید کر کے ان کے پاؤں میں موٹی موٹی بیڑیاں ڈال دی گئیں اور اگرچہ ان میں سے کسی کو قتل نہیں کیا گیا مگر یہ دردناک، اذیت ناک موت جو رفتہ رفتہ ان کو پہنچائی گئی یہ عام یکدفعہ کی شہادت سے زیادہ دردناک ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ آٹھ نو ماہ تک وہ جیل میں اس حالت میں رہے کہ ان کو کھانے میں سوائے نمک اور خشک روٹی کے کچھ نہیں ملتا تھا اور اس کی وجہ سے جیل ہی میں انہوں نے تکلیفیں اٹھا اٹھا کر جب نظام نے جواب دے دیا، انتڑیاں گل گئیں تو اسی حالت میں وفات پائی۔ تو بلا شبہ ان کا نام عظیم شہداء میں داخل ہے اور ان کی شہادت اس پہلو سے زیادہ دردناک ہے کہ نو ماہ تک مسلسل تکلیفیں اٹھاتے ہوئے انہوں نے جان دی ہے۔

ایک اور کابل کے شہید ہیں ان کا بھی یہی حال ہے۔ ان کو بھی نمک اور خشک روٹی پر رکھا گیا تھا جس طرح ان شہداء کو بھی اور اسی طرح رفتہ رفتہ انتڑیاں گل گئیں، زخم پیدا ہو گئے سارے نظام میں اور اس حالت میں ان لوگوں نے جان دی ہے۔ یہ ۱۹۱۸ء کا واقعہ ہے۔ **حضرت سید سلطان احمد صاحب شہید** اور ان کے بھائی **حضرت سید حکیم صاحب** کا ذکر ہے۔ شہادت ۱۹۱۸ء میں ہوئی۔ علاقہ جاجی کے حاکم سردار محمد خان کے حکم سے ایک بڑے عالم یعنی سید سلطان صاحب جو بڑے عالم دین تھے اور ان کے بھائی سید حکیم صاحب کو گرفتار کر کے قید خانہ میں ڈال دیا گیا۔ یہاں خشک نان اور نمک کے سوا انہیں کوئی کھانا نہ ملتا تھا۔ مسلسل یہ کھانا کھانے کے نتیجہ میں دونوں کی انتڑیاں بالکل گل گئیں اور اسی دردناک حالت میں شہید ہوئے۔

اب تاریخ کے اعتبار سے مختلف ملکوں کا جگہ جگہ ذکر چلے گا۔ مگر میں نے تاریخ وار چونکہ مرتب کیا ہے اس لئے اب میں انبالہ کے **حاجی میراں بخش صاحب اور ان کی اهلیه** کی شہادت کا ذکر کرتا ہوں۔ یوم شہادت ۱۳؍/۱۴؍اگست ۱۹۴۰ء۔ ۱۳/۱۴؍اگست کی درمیانی رات کو گیارہ بجے حضرت حاجی میراں بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو ان کے اپنے مکان میں شہید کر دیا گیا۔ حاجی میراں بخش صاحب قریشی محلہ خلوت انبالہ شہر کے رہنے والے تھے۔ چرم فروشی کرتے تھے۔ حاجی صاحب نے ۱۹۰۴ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ نہایت سرگرم داعی الی اللہ تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی بدولت فضل بھی بہت کئے تھے اور بہت کاروبار چلا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا جو کاروبار کا پھلنا اور پھیلنا یہ بھی احمدیت ہی کی برکت سے تھا۔ اس وجہ سے مشہور بہت ہو گئے تھے اور مُلّانوں کو یہ بہت تکلیف تھی کہ احمدی ہو کر اتنی اس کو برکت ملی ہے، اتنا مال و دولت اس کے ہاتھ آرہا ہے۔

اس وجہ سے مُلّانوں کی انگیخت پر ۱۳؍اور ۱۴؍کی درمیانی شب کو گیارہ بجے جب کہ آپ اور آپ کی اہلیہ اپنے مکان میں سوئے ہوئے تھے آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ پہلے حاجی صاحب پر دشمنوں نے تیز چاقو سے حملہ کیا اور پسلی کے قریب ایک گہرا زخم لگا جس سے حاجی صاحب موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ اس واقعہ کو دیکھ کر ان کی اہلیہ کی آنکھ کھلی اور وہ شور مچا کر مدد حاصل کرنے کے لئے چھت پر چڑھنے لگیں کہ سنگدل قاتل نے مرحومہ کو سیڑھیوں سے نیچے گرا لیا اور ایک دو وار میں ہی کام ختم کر دیا۔ یہ واقعہ شہادت اور بھی دردناک ہو جاتا ہے یہ معلوم کر کے کہ ان کی چھوٹی بچی عمر دس ماہ ان کی گود میں تھی وہ ان کے نیچے دب گئی اور لاش اس بچی کے اوپر تڑپ تڑپ کر ٹھنڈی ہوئی۔ اس حالت میں اس بچی کو اٹھایا گیا جو زندہ تھی کہ وہ مرحومہ ماں کا دودھ چوسنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ دودھ خشک ہو چکا تھا۔ بہت ہی دردناک شہادت ہے یہ، اور اس حالت میں چونکہ پوسٹ مارٹم کے بعد لاش احمدیوں کے سپرد نہیں کی گئی تاکہ وہ باقاعدہ اس کو تابوت میں ڈال کر قادیان لے جا سکتے اس لئے ان کے غیر احمدی رشتہ داروں نے ان کی نعش کو وہیں دفنا دیا۔

صوبیدار خوشحال خان صاحب، تاریخ شہادت ۲۹؍مئی ۱۹۴۲ء۔ آپ صوابی ضلع مردان میں ۱۸۶۸ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دوسرے بھائی جمعدار سلطان محمد خان

صاحب تھے۔ اب ان کی شہادت کا واقعہ تو میں ذکر کرتا ہوں لیکن ان کے ساتھ بھی احمدیت کی برکت سے ایک معجزہ ہوا ہے کہ ان کے خاندان کی تیس بتیس پشتوں سے جہاں تک ان لوگوں کو یاد تھا یہ سلسلہ چلا آرہا تھا کہ دو بیٹے ہوتے تھے ایک لاولد مر جاتا تھا پھر دوسرے کے بھی دو بیٹے ہوتے تھے اور اس میں سے ایک لاولد مر جاتا تھا۔ پھر آگے اس کے بھی دو بیٹے ہوتے تھے۔ یہ حیرت انگیز ایک سنت تھی جو بڑی دیر سے جاری چلی آرہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے احمدیت قبول کرنے سے یہ طریق بدل ڈالا اور آپ کو بیٹوں، پوتوں اور پڑپوتیوں سے نوازا یعنی دو بیٹوں والا قصہ ختم ہو گیا پھر کثرت سے ان کے بیٹے بیٹیاں بھی ہوئے پوتے بھی ہوئے۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس دور میں قاضی محمد یوسف صاحب آف پشاور کے زیر تبلیغ تھے مگر احمدیت قبول کرنے کی توفیق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ملی۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ایک خواب میں پہلے بھی کر چکے تھے۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔

واقعہ شہادت کی تفصیل یہ ہے۔ احمدیت کی وجہ سے آپ کے گاؤں مینی تحصیل صوابی ضلع مردان میں آپ کی بہت مخالفت تھی۔ ۲۹ر مئی ۱۹۴۲ء کو آپ حسب معمولی ٹوپی سے نماز جمعہ ادا کر کے اپنے گاؤں واپس جارہے تھے کہ رستے میں ان کے گاؤں موضع مینی اور صوابی کے درمیان انہیں بعض نامعلوم لوگوں نے گولیاں برسا کے شہید کر دیا۔ قاتل جائے واردات پر ایک خط چھوڑ کر گئے جس میں لکھا تھا کہ قادیانی مذہب چھوڑ دو، رسول کریم کا دین خراب مت کرو ورنہ سب قتل کر دئے جاؤ گے۔ آپ نے اپنے پیچھے نو بیٹے، تین بیٹیاں اور متعدد نواسے نواسیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ یہ بھی شاید سن رہے ہوں اگر ان کے کانوں تک میری یہ آواز پہنچے تو یہ اپنے آپس کے خاندان کی آج کی موجودہ تفصیل بھی مجھے بھجوائیں۔ کون کون کہاں آباد ہوا ہے، ان سے خدا تعالیٰ کا کیا سلوک ہے۔

اب میں ہندوستان کا ذکر چھوڑ کر تھوڑی دیر کے لئے آپ کو انڈونیشیا لے کے چلتا ہوں۔ انڈونیشیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت سی شہادتیں ہوئی ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جلی قلم سے لکھنے والی شہادتیں ہیں۔

سب سے پہلے ۱۹۴۵ء میں آزادی کے اعلان کے بعد جبکہ انڈونیشیا نے جنگ آزادی جیت لی تو موضع چوکنگ کاونگ ضلع تاسک ملایا، مغربی جاوا، انڈونیشیا کے علاقہ میں ماشومی نامی ایک انتہا پسند مسلمان تنظیم کے ایماء پر ماشومی کے شرپسند عناصر کے ہاتھوں چھ احمدی شہید کئے گئے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ **محترم جائد(Jaid) صاحب، محترم سورا (Sura) صاحب، محترم سائری (Sairi) صاحب، محترم حاجی حسن صاحب، محترم راڈن صالح (Raden Saleh) صاحب، محترم دھلان (Dahlan) صاحب۔**

ان سب شہداء کو انتہائی وحشیانہ طریق سے ہاتھ باندھ کر سرعام چوک میں شہید کیا گیا۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعُون۔ اب ظاہر ہے کہ ان سب کے لئے بظاہر توبہ کا رستہ کھلا تھا اور ارتداد کا رستہ کھلا تھا مگر ایک بھی ان میں سے اپنے دین سے نہیں ہٹا۔ بہت بہادری سے جان دی۔

انہی ایام میں اس ضلع کی ایک اور جماعت سانگیانگ لومبنگ انڈھیانگ (Sangiang Lombang Indhiang) میں اسی تنظیم کے دہشت گردوں نے چار احمدی احباب کو بے دردی سے شہید کیا جن کے اسماء حسب ذیل ہیں۔ **محترم حاجی سنوسی(Haji Sanusi) صاحب، محترم اومو(Omo) صاحب، محترم تہیان (Tahyan) صاحب اور محترم سہرومی (Sahromi) صاحب۔**

۱۹۴۱ تا ۱۹۴۵ء وارنگ دویانگ چی آنجور (Warung Doyong Chianjur) میں نام نہاد ملاں اور نام نہاد اسلامی شرپسندوں کے فتنہ کی وجہ سے دو احمدیوں کو جیل بھیج دیا گیا جن میں سے ایک احمدی **محترم مارتاوی (Martawi) صاحب** ۴ر مئی کو جیل کے اندر ہی فوت ہو گئے اور اس طرح انہوں نے بھی خدا کی راہ میں شہادت پائی۔ اگرچہ قتل نہیں ہوئے مگر جیل میں راہ مولیٰ میں قید کئے جانے والے جب مرتے ہیں تو شہید ہی ہوتے ہیں۔

اب یورپ آتے ہیں۔ یورپ کے پہلے احمدی شہید کا ذکر کرتا ہوں۔ یہ البانیہ کے باشندے تھے ان کا نام شریف دوتسا تھا۔ ان کے بیٹے یہاں آکر مجھ سے ملے بھی ہوئے ہیں۔ **شریف دوتسا صاحب یورپ کے پہلے احمدی شہید** ہیں کیونکہ جب کمیونسٹ انقلاب آیا تو وہ مذہب کا نام بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے اور چونکہ اشتراکیت اصولاً اسلام کے خلاف تھی اس لئے بڑی بہادری کے ساتھ اسلام پر قائم رہے اور کمیونسٹ حکومت کو کہہ دیا کہ میں تمہارے جھوٹے نظام کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ اس کے نتیجہ میں ان کو شہید کر دیا گیا۔ گویا باقاعدہ انہوں نے شہادت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے قبول کیا ہے۔ سرکردہ رئیس تھے اور ان کا اثر ورسوخ البانیہ میں بھی تھا اور یوگوسلاویہ میں بھی تھا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی شہادت کے موقع پر تحریر فرمایا "شریف دوتسا ایک مخلص احمدی تھے۔ ان کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ کمیونسٹ طریق حکومت کے مخالف تھے اور جو مسلمان اس ملک میں اسلامی اصول کو قائم رکھنا چاہتے تھے ان کے لیڈر تھے۔ **مرتے تو سب ہی ہیں اور کوئی نہیں جو مقررہ عمر سے زیادہ زندہ رہ سکے مگر مبارک ہے وہ جو کسی نہ کسی رنگ میں دین کی حمایت کرتا ہوا مارا جائے۔** شریف دوتسا کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ یورپ کے پہلے شہید ہیں"۔

اب پھر واپس صوبہ سرحد چلتے ہیں۔ **محترم محمد اکرم خان صاحب چارسدہ ضلع پشاور۔** تاریخ شہادت ۱۰ر جنوری ۱۹۵۰ء۔ آپ نے مولوی محمد الیاس صاحب کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ پہلے پیغامی ہوا کرتے تھے پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر دستی بیعت کی۔ بڑے مخلص احمدی رہے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ مطالعہ کتب کا جنون تھا۔ کچھ عرصہ نائب تحصیلدار رہے۔ دفتر چیف کمشنر سرحد میں میر منشی بھی رہے۔ بعد میں زمینداری اختیار کی اور چارسدہ کے قریب موضع "ڈب" آباد کیا۔ "ڈب" میں ہی تھے کہ کسی کی انگیخت پر ایک نامی گرامی بدمعاش نے ۱۰ر جنوری بروز منگل کو بندوق سے فائر کر کے شہید کر دیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "وہ چھہتر سال کی عمر کے تھے اور ایک رئیس خاندان میں سے تھے۔ یہ وہی ہیں جن کے متعلق ان کے بھائی نے بیان کیا تھا کہ ہم نے ایک اٹھنی احمدیوں کو دے دی ہے اور ایک اٹھنی غیر احمدیوں کو۔ یہ پہلے پیغامی جماعت کے ساتھ تھے بعد میں مبایعین میں شامل ہو گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کی شہادت میں بعض مولویوں کا ہاتھ ہے"۔ وہ تو لازماً ہو گا مگر چونکہ قطعی شہادت حضرت مصلح موعودؓ کو نہیں ملی تھی اس لئے یہی ذکر فرمایا کہ خیال کیا جاتا ہے۔

اب **چوہدری محمد حسین صاحب** تاریخ شہادت ۲۲ر فروری ۱۹۵۲ء کا ذکر کرتا ہوں۔ یہ اب پنجاب کی بات ہے اور یہ ان دنوں کی بات ہے جب کہ احرار موومنٹ کی شرارت اور شوروغوغا بہت زوروں پر تھا۔ احراری لیڈروں کی رات دن کی فتنہ انگیز تقریروں اور تحریروں کی وجہ سے ۱۹ر فروری ۱۹۵۲ء کو چوہدری محمد حسین صاحب احمدی کو گمبٹ ریاست خیرپور سندھ میں شہید کر دیا گیا۔ اب سندھ کے شہداء کا جو ذکر چلتا ہے اس میں عام طور پر لوگ ان کو بھول جاتے ہیں۔ یہ بھی سندھ کے عظیم الشان شہداء میں سے ہیں۔ پولیس نے اطلاع ہونے پر قاتل کو موقع پر گرفتار کر لیا۔ چوہدری صاحب موصوف کو فوراً ہسپتال پہنچایا گیا مگر وہ جانبر نہ ہو سکے۔ انّا للّٰہِ وانّا الیہ رَاجِعُون۔

اب پھر انڈونیشیا۔ تاریخ کے اعتبار سے اب پھر انڈونیشیا کی باری آ رہی ہے۔ چیانڈام (Chiandam) انڈونیشیا، ۳ر مارچ ۱۹۵۳ء کو اس جماعت کے چھ مرد و زن کو شہید کیا گیا۔ ۱۹۵۳ء میں مغربی جاوا، انڈونیشیا میں ایک انتہا پسند پارٹی دارالاسلام ہوا کرتی تھی۔ شرپسند عناصر اور اس جماعت کے پیشوا امام کارتوسوویریو (Karto suwiryo)، جو انڈونیشیا میں نام نہاد اسلامی شریعت نافذ کرنا چاہتے تھے۔ یہ کارتو صاحب کا مشن تھا کہ وہ اپنی شریعت کی چھاپ کو انڈونیشیا پر لگانا چاہتے تھے۔ دارالاسلام جو ان کی تنظیم تھی اس کے دہشت گرد جو کہ اپنے آپ کو تن تارا اسلام انڈونیشیا کہا کرتے تھے۔ ۳ر مارچ ۱۹۵۳ء بروز ہفتہ شام سات بجے اسی تنظیم تن تارا اسلام کے دہشت گرد صدر جماعت احمدیہ چیانڈام کے گھر آئے۔ اس وقت صدر جماعت محترم سوما صاحب (Soma) صاحب (عمر تقریباً ۷۳ سال) کے پاس اُن کے بیٹے اور جماعت احمدیہ چیانڈام کے اسسٹنٹ سیکرٹری اور محاسب **محترم اوسون (Uson) صاحب** (عمر ۲۱ر سال) اور سوما صاحب کے ایک قریبی رشتہ دار **محترم سرمان (Sarman) صاحب** (عمر ۲۶ر سال) موجود تھے۔

تن تارا کے کارندے زبردستی اُن کے گھر میں داخل ہوئے اور ان تینوں کو اپنے ساتھ گھر کے باہر ایک کھلے میدان میں لے گئے اور فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

اس کے بعد تن تارا اسلام انڈونیشیا کے شرپسند اس گھناؤنی کارروائی کو جاری رکھتے ہوئے **محترم جُملی (Jumli) صاحب** کے گھر گئے اور انہیں گھر سے باہر بلایا۔ پھر زبردستی گھر میں داخل ہو گئے جہاں **محترمہ ایڈوٹ (Idot) صاحبہ** اور **محترمہ اونیہ (Uniah) صاحبہ** بھی موجود تھیں۔ انہوں نے تینوں کو گھر سے باہر نکال کر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اِنّا لِلّٰہ و انّا الَیہِ راجِعُون۔

اب لاہور کے شہداء کا ذکر کرتا ہوں جو پہلے مارشل لاء کے نفاذ سے کچھ پہلے شہید ہوئے اور

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

بعضوں کا ذکر پہلے شاید ہو چکا ہو لیکن اب میں تاریخ کے حوالے سے بعض کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کا ذکر تحقیقی عدالت کی رپورٹ میں بھی ہے۔ جس دن مارشل لاء لگایا گیا اس دن حالات اتنے خراب ہو چکے تھے کہ تحقیقاتی عدالت کے جج جسٹس منیر نے لکھا: اس دن کے واقعات کو دیکھ کر ''سینٹ بارتھولومیوڈے'' یاد آ جاتا تھا۔ اس مارشل لاء سے قبل جو شہادتیں ہیں ان میں **ماسٹر منظور احمد صاحب مدرّس** بھی شامل تھے۔ ان سب شہداء کے متعلق میں نے لکھ دیا ہے کہ ان کی تفاصیل معلوم کریں کہاں تھے، کس کے بیٹے تھے، ان کی اولاد کہاں کہاں گئی۔ شہادتوں کے ذکر میں توجہ صرف اسی طرح بٹی رہی کہ کون شہید ہوا اور حالانکہ ضروری تھا ہماری تاریخ کو مکمل کرنے کی خاطر کہ ان کی اولاد، ان کے پسماندگان وغیرہ کہاں گئے اور کہاں آباد ہوئے اور خدا تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا تو اب انشاءاللہ یہ بھی اس شہادت کے تذکرہ کا ایک پھل، بہت ہی نیک پھل ہے جو ہمیں زائد حاصل ہو رہا ہے۔ وہ لوگ جن کی اولادوں کو بھلا دیا گیا تھا اب وہ اولادیں بھلائی نہیں جا سکیں گی۔ اس خطبہ کے تسلسل میں ان کا ذکر خیر بھی چلے گا۔

ماسٹر منظور احمد صاحب مدرس تھے۔ یہ نہیں لکھا کہ کون تھے، کس کے بیٹے تھے، کہاں تھے۔ صرف اتنا ذکر ہے کہ مدرس تھے۔ ان کے علاوہ ۶؍مارچ کو ایک احمدی **محمد شفیع صاحب برما والا** کو مغلپورہ میں شہید کیا گیا اور کالج کے ایک احمدی طالبعلم **میاں جمال احمد صاحب** کو بھی اسی روز شہید کیا گیا۔ میاں جمال احمد صاحب شہید کی شہادت کا واقعہ بہت ہی دردناک بھی ہے اور ان کی بہادری پر بھی دلالت کرتا ہے۔ بہت نڈر انسان تھے۔ محترم جمال احمد صاحب ولد مستری نذر محمد صاحب حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور کو ۶؍مارچ ۱۹۵۳ء کو شہید کیا گیا۔ شہادت کے وقت آپ تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ایف۔ ایس۔ سی۔ کے طالب علم تھے۔ جب بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے جاتے تو شہید مرحوم ساری ساری رات ڈیوٹی دیتے۔ ۵؍مارچ ۱۹۵۳ء کو آپ ساری رات گھر کی چھت پر پہرہ دیتے رہے۔

۶؍مارچ کو جمعہ کے روز آپ اپنی والدہ اور بہن بھائیوں کو ملنے سائیکل پر رنگ محل جا رہے تھے۔ گھر سے کچھ فاصلہ پر محلّہ دار جو آپ کو جانتے تھے جلوس کی شکل میں کھڑے تھے۔ آپ پاس سے گزرے تو انہوں نے پتھر برسانے شروع کر دئے۔ آپ سائیکل سے اتر کر کھڑے ہو گئے۔ ہجوم گالیاں دیتا ہوا آپ کو مارنے کے لئے یہ کہتے ہوئے آگے بڑھا یہ مرزائی ہے اسے جان سے مار دو۔ ایک شخص جو آپ کو ذاتی طور پر جانتا تھا وہ آپ کے پاس آیا کہنے لگا جمال تم کہہ دو کہ تم احمدی نہیں ہو تو میں تمہیں بچا لوں گا۔ اگر تم ویسے نہیں کہنا چاہتے تو میرے کان میں ہی کہہ دو تو پھر بھی میں اس ہجوم کو سنبھال لوں گا۔ کیونکہ آپ نے تو کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا۔ آپ کہنے لگے کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہوں اور اپنی جان بچانے کے لئے جھوٹ نہیں بولوں گا، تم نے جو کچھ کرنا ہے کر لو۔ چنانچہ آپ کو نیچے گرا کر چاقوؤں سے شہید کر دیا گیا۔ انّا للّٰہِ وانّا الَیہ رَاجِعُون۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر صرف ۱۷ سال تھی۔

جمال احمد شہید کے بھائی نصیر الدین بلال اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ شہید مرحوم کے قاتل حکومت نے پکڑ کر چھوڑ دئے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو ہمارے سامنے سزا دے دی۔ ایک پاگل ہو کر نہایت بری حالت میں مرا یعنی گندی نالیوں کا گند پیتے ہوئے پھرتا رہا اسی حالت میں وہ مرا اور دوسرا اندھا ہو کر مرا۔

اب ایک اور احمدی **مرزا کریم بیگ صاحب** کو فلیمنگ روڈ پر چھرا مار دیا گیا اور ان کی نعش ایک چتا میں پھینک دی گئی جو فرنیچر کو آگ لگا کر تیار کی گئی تھی۔ کثرت کے ساتھ اسی روز احمدیوں کی جائیدادیں لوٹی گئیں۔ ان کے سامان کو اکٹھا کر کے ان کی دکانوں میں ڈال کر یا باہر آگ لگا دی گئی۔ تیسرے پہر ایک ممتاز ایڈووکیٹ شیخ بشیر احمد صاحب لاہور کے مکان کو بھی ہجوم نے گھیر لیا۔ اس واقعہ میں شہادت تو کوئی نہیں ہوئی مگر چونکہ شیخ بشیر احمد صاحب نے دفاع میں گولی چلائی تھی اس لئے ان کو پکڑ لیا گیا بعد میں عدالت نے ان کو بری کر دیا۔

۷؍مارچ کی رات کو عبدالحکیم مالک پائنئر الیکٹرک اینڈ بیٹری سٹیشن کے مکان پر چھاپہ مارا گیا اور ان کی بوڑھی والدہ قتل کر دی گئیں حالانکہ وہ احمدی نہیں تھی۔ یہ واقعہ اس غلط فہمی سے ہوا کہ چونکہ عبدالحکیم صاحب جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ کے صدر تھے اور ایک معروف ہستی تھے اس لئے دشمنوں نے سمجھا کہ ماں بھی احمدی ہو گی حالانکہ وہ احمدی نہیں تھی۔ تو یہ نہیں وہاں قتل ہوئے مگر ان کی بوڑھی والدہ قتل کر دی گئیں۔

۸؍مارچ ۱۹۵۳ء کو لاہور میں دو اور شہادتیں بھی ہوئیں جن میں سے ایک **مکرم حوالدار عبدالغفور صاحب ولد الٰہی بخش صاحب** تھے اور دوسرے لاہور کے علاقہ میں **ایک احمدی عطار** تھے جن کا نام کسی وجہ سے تاریخ میں درج نہیں۔

اب یہ بھی اسی قسم کا واقعہ ہے کہ جہاں تاریخ میں محفوظ رکھنے والی ضروری چیزیں نظر انداز کر دی گئی ہیں۔ اب یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ احمدی عطار شہید ہوا ہو اور اس کا کوئی باپ، کوئی ماں، رشتہ دار، کوئی اور پسماندہ ایسے نہ ہوں جن کو پتہ نہ ہو کہ ان کا نام کیا تھا، کہاں کے تھے اور اب ان کی اولاد بھی کہیں پھیلی ہوئی ہو گی۔ تو یہ وہ اہم تاریخی واقعات ہیں جو نظر سے رہ گئے ہیں اور شہادت کے ذکر میں صرف اتنا ہی کافی سمجھا گیا کہ ایک شہید ہوا، ایک شہید ہوا، ایک شہید ہوا۔ حالانکہ اس کے ماحول کی باتیں، اس کے رشتہ داروں کی باتیں، اس کے بزرگوں کی باتیں، یہ ساری تاریخ کا حصہ ہونی چاہئے تھیں۔ پس اتنا ہی لکھا ہوا ہے کہ ایک احمدی عطار تھا جس کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ اب جب تاریخ لکھنے والے نے لکھا ہے اس وقت اس کا نام نہیں معلوم ہوا ہو گا۔ ہو سکتا ہے ہنگامے کے حالات میں یہ بات لکھی گئی ہو بعد میں تو آسانی سے یہ نام معلوم کیا جا سکتا تھا۔

اب اس کے بعد جو ذکر چلے گا وہ حفاظت مرکز کے سلسلے میں قادیان اور اس کے نواح میں شہادت کے واقعات کا ذکر ہو گا یہ چونکہ اپنی ذات میں ایک لمبا مسودہ ہے اور اس ذکر میں کئی باتیں بیان ہونے کے قابل ہیں اس وقت میں صرف اتنی بات بیان کرنا چاہتا ہوں کہ قادیان سے ہجرت سے پہلے جو واقعات وہاں گزرے ہیں ان میں لفظ شہادت کا استعمال جائز ہے۔ اگرچہ ایک تقسیم کا ایک سیاسی جھگڑا تھا اور اس کے نتیجہ میں حملے ہو رہے تھے مگر امر واقعہ یہ ہے کہ جتنے بھی مسلمان جو لاکھوں کی تعداد میں شہید کئے گئے ہیں محض اس جرم میں شہید ہوئے ہیں کہ وہ مسلمان تھے۔ پس احمدی تھے یا غیر احمدی تھے اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ ان سے دشمنی کی وجہ ان کا مسلمان ہونا تھا۔ پس اگر کسی کو مسلمان سمجھتے ہوئے خواہ وہ حقیقی مسلمان ہو یا سطحی مسلمان ہو قتل کیا گیا ہو تو لازماً خدا کے حضور اس کا درجہ شہادت کا ہی ہو گا۔

لیکن جن احمدی شہداء کا میں ذکر کروں گا اس ضمن میں ان کے متعلق ایک بات میں کھول دینا چاہتا ہوں کہ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کا شہادت کا مرتبہ ان عام مسلمانوں سے زیادہ بڑا تھا۔ جیسا کہ تفصیلی ذکر آئے گا آپ یہ سن کر حیران ہونگے کہ بہت سے احمدی نوجوانوں نے اپنے بھائی مسلمانوں کی حفاظت میں جانیں دی ہیں اور قادیان میں بڑی بڑی دور دور سے لوگ جا کر اس خیال سے آباد ہوئے تھے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کی حفاظت میں اور مرکز کی حفاظت میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کریں۔ پس قطعی طور پر کھلی کھلی شہادت ہے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اور اپنی جانیں دے دیں اور جانتے تھے کہ انتہائی خطرناک حالات ہیں اس کے باوجود بعض بہت دور دور کے گاؤں میں گئے ہیں اور وہاں سارے کے سارے مسلمان گاؤں کا انخلا کروا دیا ہے حالانکہ چند ایک ہوا کرتے تھے۔ مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کی نصرت فرمائی اور کامیابی کے ساتھ بہت بڑی تعداد میں مسلمانوں کو وہاں سے نکالنے کی توفیق احمدیوں کو ملی۔

قربانی کا یہ حال تھا اس زمانہ میں جب کہ کھانے کو روٹی بھی نہیں ملتی تھی، ایک ایک لاکھ یا اس سے زائد مسلمان مہاجرین کو روٹی دینے کا انتظام قادیان کے لنگر خانہ نے کیا ہوا تھا۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کی فراست دیکھئے کہ اس سے بہت پہلے آپ نے اندازہ لگا لیا تھا کہ حالات نہایت خطرناک ہونے والے ہیں اور ہمیں اس وقت ضرورت پڑے گی جب کہ کہیں گندم میسر ہی نہیں آئے گی، جب کہیں خوارک نہیں ملے گی۔ چنانچہ آپ نے جماعت احمدیہ کا وہ انتظام جہاں گندم جمع کی جاتی تھی اس انتظام کو کناروں تک گندم سے بھروا دیا۔ بہت دور دور تک لوگوں کو بھیجا جاتا تھا کہ وہ گندم خرید کے لائیں۔ اس وقت تعجب ہوتا تھا کہ اتنی زیادہ گندم کی ضرورت کیا ہے مگر جب یہ سلسلہ شروع ہوا تو اس وقت پتہ چلا کہ ارد گرد کے مسلمان جو لاکھوں کی تعداد میں قادیان میں پناہ لینے کے لئے وقتاً فوقتاً آتے رہے اگر وہ دشمن کی بستیوں سے بچا بھی لئے جاتے تو فاقوں کا شکار ہو جاتے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کے گندم کے ذخیروں نے ان کو زندہ رہنے کے لئے قوت مہیا کر دی یعنی جیسا بھی تھا نمک روٹی سے گزارہ کیا یا پانی نمک روٹی سے گزارہ کیا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ رکھے گئے اور ان کے زندہ رکھنے میں وہ تمام احمدی شامل ہیں جنہوں نے مختلف جگہوں سے وقف کر کے قادیان میں آ کر ان کی حفاظت کے انتظام کئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

اب چونکہ وقت تھوڑا ہے اس لئے اس میں میں اگلے مضمون کو شروع نہیں کر سکتا۔ انشاءاللہ یہ سلسلہ آگے جرمنی میں بھی جاری رہے گا اور جرمنی کے بعد پھر جب یہاں آئیں گے تب بھی یہ شہداء کے تذکرے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا کی سعادت تو نصیب کر ہی چکا ہے ان کی اولادوں کو بھی دین و دنیا کی سعادتیں نصیب کرے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی سب نئی نسلوں کو توفیق عطا فرمائے۔

Heating & Electrical Services

Heating Installation - Service - Repair

Landlord Certificates & All type of Electrical Work undertaken

Corgi & C.I.T.B Registered

Call Mr. Hafeez : 0181-683-0342

Mr. Zaheer : 07931-781601

بقیہ:قرآنی پیشگوئیوں کا ظہور از ص ۴

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی دعوت مباہلہ پر ان ظالموں نے انہی بداعمالیوں کا اخلاق سوز مظاہرہ کیا اور اب الیاس ستار، محمد حنیف موتی والا اور ان کے حاشیہ بردار مقابل پر لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الکَاذِبِیْن کا اشتہار دینے سے تو کانپ رہے ہیں مگر "عالمی مجلس ختم نبوت" کے ملاؤں کی کرتوتوں سے بیزار ہونے کے باوجود انہی کے اُگلے ہوئے سوالوں کو دہراتے چلے جارہے ہیں۔ ان مُلّاؤں کے پیرومرشد رشید احمد گنگوہی کا واضح فتویٰ ہے کہ:

"احیائے حق کے واسطے کذب درست ہے مگر تاامکان تعریض سے کام لیوے اگر ناچار ہو تو **کذب صریح بولے"**۔

("فتاویٰ رشیدیہ "کامل۔ صفحہ ۲۵۸ ناشر سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی اشاعت دسمبر ۱۹۶۷ء)

اس فتویٰ نے نہ صرف معاندین احمدیت کے احمدیت کے خلاف اشتہاروں، رسالوں، پمفلٹوں اور کتابوں کا پوسٹ مارٹم کر دیا ہے بلکہ یہ راز بھی طشت از بام کر ڈالا ہے کہ جن ستمگروں اور خداناترسوں کا اوڑھنا بچھونا ہی کذب صریح ہو وہ امام برحق کے مقابل پر لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الکَاذِبِیْن کہنے اور لکھنے کی جرأت ہی کیسے کرسکتے ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب ارشاد فرماتے ہیں

جلنے سے آگ ہی یہ لوگ تو جل جاتے ہیں
جن کی ہر بات فقط جھوٹ کا پُتلا نکلا

برطانیہ کے سنی علماء کا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الکَاذِبِیْن کہنے سے عملاً انکار

قرآن عظیم کی پیشگوئی "لَا یَتَمَنَّوْنَہٗ اَبَدًا" کا فیصلہ کن اور نہایت واضح ظہور ۲۳؍دسمبر ۱۹۸۸ء کو بھی ہوا جبکہ برطانیہ میں مقیم بعض سنی علماء اور جماعت احمدیہ انگلستان دونوں کے اتفاق رائے سے طے پایا کہ اس روز جمعہ کے وقت فریقین مشارکت زمانی کے اعتبار سے ایک دوسرے کے خلاف دعائے مباہلہ پڑھیں گے۔

(روزنامہ جنگ ۲۲؍دسمبر ۱۹۸۸ء)

اس معاہدہ کے مطابق ہمارے مقدس امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں ایک کثیر تعداد احمدیوں کے ساتھ یہ دعائے مباہلہ کی کہ:

"اے خدا تیرے نزدیک ہم میں سے جو فریق جھوٹا ہے تو اس پر سال کے اندر اندر اپنا غضب نازل فرما اور ذلت و نکبت کی مار دے کر اسے اپنے عذاب اور قہری تجلیوں کا ایسا نشانہ بنا کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو"۔ (روزنامہ جنگ و ملت لندن ۲۴،۲۵؍دسمبر ۱۹۸۸ء)

روزنامہ ملت لندن نے اسی تاریخ کی اشاعت میں یہ مزید خبر دی کہ:

"لندن کے علاوہ لیسٹر، مانچسٹر، بریڈفورڈ، ہڈرزفیلڈ اور برمنگھم میں احمدیوں کے مراکز میں (بھی) ایسے اجتماعات ہوئے۔ اسی طرح یورپین ممالک میں سے سویڈن، جرمنی، ہالینڈ اور ڈنمارک میں اجتماعات ہونے کی خبریں ملی ہیں۔ رشید احمد چوہدری کے مطابق مرزا طاہر احمد نے اپنے خطبہ میں جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ آج ہم نے یہ دعا کی ہے کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو ہم پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہو اور اگر ہم پر لعنتیں ڈالنے والے جھوٹے ہیں تو خدا تعالیٰ کی ان پر لعنت ہو"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور جماعت احمدیہ کے اس پُراز یقین و معرفت طرزِ عمل کے برعکس مندرجہ بالا الیشوع میں اخبار ملت نے یہ انکشاف کیا کہ علماء برطانیہ نے مباہلہ کو بالکل پس پشت ڈال دیا ہے اور خطبہ میں سارا وقت صرف احمدیوں کی تباہی کے لئے بددعا کرتے رہے اور اپنی طرف سے لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الکَاذِبِیْن کہنے کا نام تک نہیں لیا۔ جس کی سوائے اس کے اور کیا وجہ ہوسکتی تھی کہ یہ لوگ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الکَاذِبِیْن کی بددعا کو اپنے لئے موت کا پیغام سمجھتے تھے۔

لندن اخبار "ملت" نے اس امر کی خبر دیتے ہوئے ایک خالص صحافتی تکنیک اختیار کی اور وہ یہ کہ تین سرخی عنوانوں سے یہ تاثر دیا کہ گویا احمدیوں اور غیر احمدیوں دونوں نے یہ دعائے مباہلہ پڑھی ہے مگر نیچے جو خبر شائع کی اس نے برطانوی ملاؤں کا سارا پول کھول دیا۔ آیئے ذیل میں ملت کے عنوانات اور ان کی تفصیل کا مطالعہ کریں۔ لکھا ہے:

"برطانیہ بھر میں اہل سنت کی مساجد اور احمدیوں کے مراکز میں دعائے مباہلہ پڑھی گئی۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سال کے اندر اندر جھوٹے کو غارت کرنے اور فتنہ قادیانیت کے خاتمہ کے لئے دعائیں کی گئیں۔ لندن، لوٹن، مانچسٹر، نوٹنگھم اور یورپی ممالک میں بھی دعائیں مانگی گئیں۔

لندن (ملت رپورٹ): دنیا بھر میں اہل سنت کی مساجد اور احمدیوں کے مراکز میں جمعہ کو ایک بجے سے ۲ بجے تک دعائے مباہلہ کی گئی اور اللہ تعالیٰ سے ایک سال کے اندر اندر جھوٹے کو غارت کرنے کی دعائیں مانگی گئیں۔ والتھم سٹو میں لی برج روڈ پر سید عبدالقادر جیلانی، مرکزی جامع مسجد مانچسٹر میں مولانا نثار بیگ قادری، مرکزی جامع مسجد نوٹنگھم میں سید زاہد حسین رضوی، مرکزی جامع مسجد غوثیہ لوٹن قاضی عبدالعزیز چشتی، مرکزی جامع مسجد ڈربی میں حافظ فضل احمد قادری، مرکزی جامع مسجد بلیک برن میں مولانا صاحبزادہ مزمل حسین شاہ جماعتی، مرکزی جامع مسجد اولڈھم میں مولانا محمد بشیر سیالوی، جامع مسجد مہر ملت میں مولانا غلام رسول، مرکزی جامع مسجد ایڈنبرا اسکاٹ لینڈ میں مولانا عبدالغفور چشتی، الفورڈ اسلامک سینٹر میں مولانا نور احمد شاہ کاظمی نے دعاء مباہلہ کی اور قادیانت کے خاتمہ کے لئے رب العزت سے دعائیں مانگیں۔ لی برج والتھم سٹو میں سید عبدالقادر جیلانی نے اپنے خطاب میں کہا کہ رسول اکرم سب سے آخری نبی ہیں، ان کی آمد کے بعد نبوت کا سلسلہ بند ہوگیا ہے۔ حضورؐ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ ....اس کے بعد ہزاروں مسلمانوں کی موجودگی میں دعا کی کہ **اللہ تعالیٰ مرزا طاہر احمد، اس کے جملہ متبعین اور قادیانیت کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دے۔ جامع مسجد مانچسٹر میں مولانا نثار بیگ نے خطبہ جمعہ میں دعائے مباہلہ پڑھی اور تمام مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ فتنہ قادیانیت سے اسلام عالم کو نجات دلائے اور ختم نبوت کے نہ ماننے والوں کو غارت کرے"**۔

قرآن مجید نے اعراض کرنے والوں کی منظر کشی بایں الفاظ فرمائی ہے "کَاَنَّھُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَۃٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَۃٍ" (المدّثر: ۵۱،۵۲) گویا وہ ڈرے ہوئے گدھے ہیں جو شیر کو دیکھ کر بھاگے ہیں۔ بہرکیف روزنامہ ملت کی مندرجہ بالا خبر ملاؤں کے فرار کا ناقابل تردید دستاویزی ثبوت ہے جس سے "لَا یَتَمَنَّوْنَہٗ اَبَدًا" کی چودہ سو سالہ قرآنی پیشگوئی روشن سورج کی طرح ساری دنیا کے سامنے اپنی چمکار دکھلا رہی ہے۔ فالحمدللہ علی احسانہ۔

کتاب اللہ کا فیصلہ

جیسا کہ آغاز کلام میں حضرت علی خلیفہ رابع کرم اللہ وجھہ سے مروی ارشاد نبویؐ بیان ہوچکا ہے دینی عقائد کا آسمانی جج خدا کی کتاب قرآن مجید ہے اور اس دور کے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ کسی مذہبی نظریہ یا مسلک کے فیصلہ کے لئے کلام اللہ کی طرف ہی رجوع کرے۔ خصوصاً جبکہ عرش کے خدا نے سورہ مائدہ رکوع ۷ میں دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کو قیامت تک کے لئے تین بار یہ انتباہ فرمایا ہے کہ:

☆......و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الكافرون.

☆......و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الظالمون.

☆......و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الفاسقون.

یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل شدہ (کلام) کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں، وہ ظالم ہیں، وہ فاسق ہیں۔

کراچی کا جو طائفہ احمدیت کی دشمنی میں اس حد تک آگے نکل چکا ہے کہ وہ دینی اور قرآنی مباحث کے فیصلوں کے لئے امریکہ، لندن اور اسرائیل جیسے ملحد اور غیر مسلم ممالک کی عدالتوں کا طواف کرنے کے خواب دیکھ رہا ہے اسے کلام اللہ کے مذکورہ القاب بھی "مبارک ہوں"۔ اور تکذیب اور تکفیر کی کمائی بھی جس پر شرمسار ہونے کی بجائے اسے اپنا سیاسی کاروبار چمکانے کا ذریعہ بنائے ہوئے ہیں۔

اے عزیزو اس قدر کیوں ہوگئے تم بے حیا
کلمہ گو ہو کچھ تو لازم ہے تمہیں خوف خدا

کاش یہ لوگ اپنے قافلہ سالار اور "محافظ ختم نبوت" سے عبرت حاصل کریں جنہوں نے مرنے سے قبل یہ اعتراف کیا کہ:

"جب تک یہ کتیا (زبان) بھونکتی تھی سارا برصغیر ہندو پاک ارادت مند تھا۔ اس نے بھونکنا چھوڑ دیا تو کسی کو پتہ ہی نہ رہا کہ میں کہاں ہوں"۔

(حیات امیر شریعت ص ۴۳۶ از جانباز مرزا اشاعت جنوری ۱۹۷۰ء)

بالآخر یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ کتاب اللہ کا فیصلہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں ہے اور کسی ماں نے ایسا بیٹا نہیں جنا جو اس آسمانی فیصلہ کو غلط ثابت کر سکے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "لوتقول علینا بعض الاقاویل. لاخذنا منه بالیمین. ثم لقطعنا منه الوتین. فما منكم من احدٍ عنه حٰجزین" (الحاقہ: ۴۵ تا ۴۸)۔ اگر یہ کوئی جھوٹا الہام بنا کر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم یقیناً اسکو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگ جان کاٹ دیتے۔ پھر تم میں کوئی ایسا نہیں جو اس سے بچالے۔

حضرت شاہ عبدالقادر فرماتے ہیں "یعنی اگر جھوٹ بناتا اللہ پر تو اول اس کا دشمن اللہ ہوتا اور ہاتھ پکڑتا۔ یہ دستور ہے گردن مارنے کا کہ جلاد اس کا داہنا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑ رکھتا ہے تا سرک نہ جاوے۔ (حاشیہ موضح القرآن صفحہ ۷۵۰ ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور۔ اشاعت ۱۰؍مارچ ۱۹۲۴ء)

کوئی اگر خدا پہ کرے کچھ بھی افتراء
ہوگا وہ قتل ہے یہی اس جرم کی سزا
اہل سنت والجماعت کے قدیم بزرگوں نے

SATELLITE WAREHOUSE
Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More
Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

اسی آیت سے یہ استدلال فرمایا ہے کہ عقل اس بات کو ناممکن بنادیتی ہے کہ خدا کسی مفتری کو ۲۳ سال کی مہلت دے۔ وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے اور ۶۳ سال کی عمر میں آپ کا وصال مبارک ہوا۔ (النبراس، شرح شرح العقائد ص ۴۴۳ ناشر نعمانی کتب خانہ، شارع کتاب فروشی کابل افغانستان اشاعت ۱۳۱۸ھ/ ۱۹۰۱ء ایضاً صفحہ ۲۷۹،۲۷۸ شائع کردہ ایڈیشن مکتبہ امدادیہ ملتان)

اسی طرح مجدد اسلام حضرت امام ابن قیمؒ (ولادت ۶۹۱ ہجری وفات ۷۵۱ ہجری) نے قریباً ساڑھے چھ سو سال قبل دشمنان اسلام پر حجت کرتے ہوئے تحدی کے ساتھ لکھا:

"وهو مستمر فی الافتراء علیه ثلاثاً و عشرون سنة و هو مع ذلك كله يويده و ينصره و يعلى امره"۔ (زادالمعاد جلد سوم ص ۵۰ ازحضرت ابن قیم جوزیؒ مطبوعہ مصر، اشاعت صفر ۱۳۹۱ھ/اپریل ۱۹۷۱)

بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک شخص ۲۳ سال سے افتراء کر رہا ہے اور اس کے باوجود خدا تعالیٰ اس کی تائید و نصرت کرتا اور اس کی تحریک کو رفعت بخشتا ہے۔

اسی ضمن میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مقدمہ تفسیر ثنائی میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حقانیت پر سب سے واضح اور قطعی دلیل یہی پیش کی ہے کہ:

"نظام عالم میں جہاں اور قوانین خداوندی ہیں یہ بھی ہے کہ **کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوا کرتی** بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔ واقعات گزشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہنچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی"۔ (صفحہ ۱۷ اشاعت ۱۳۱۲ھ)

"دعویٰ نبوت کا ذبہ مثل زهر کے هے جو کوئی زهر کھائے گا هلاک هوگا"۔ (حاشیہ مقدمہ ثنائی صفحہ ۱۷)

(افسوس بیسویں صدی کے "علماء" نے اپنی یہودیت کا پکا ثبوت فراہم کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب کی مندرجہ بالاعبارتیں نئے ایڈیشن سے یکسر حذف کر ڈالی ہیں۔ یہ تحریف شدہ جدید ایڈیشن میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی نے شائع کیا ہے جو الیاس ستار، مولوی یوسف لدھیانوی اور محمد حنیف موتی والا کی سرگرمیوں کا مرکز ہے)۔

ٹھیک ایک صدی پہلے حضرت بانی سلسلہ مہدیٔ وقت و مسیح دوراں علیہ السلام نے ۲۲/اپریل ۱۸۹۹ء کو (اپنی وفات سے ۹ برس قبل) کتاب اللہ کی اسی آیت ولو تقوّل کو پیش کر کے چہار دانگ عالم میں یہ پر شوکت منادی فرمائی تھی کہ:

"ہمارے مخالف جو ہم کو جھوٹا اور اپنے دعوے میں مفتری قرار دیتے ہیں ان سے کوئی سوال کرے کہ خدا تعالیٰ تو کسی ایسے مفتری کو جو اس پر الہام اور مکالمہ کا افترا کرے مہلت نہیں دیتا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کو بھی فرمایا کہ اگر تو بعض باتیں اپنی طرف سے کہتا تو ہم شاہ رگ سے پکڑ لیتے، پھر کسی اور کی کیا خصوصیت ہو سکتی ہے؟ اس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر الہام کا افترا کرنے والا کبھی بھی مہلت نہیں پا سکتا۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ اگر یہ ہمارا سلسلہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ نہیں ہے تو کسی قوم کی تاریخ سے ہم کو پتہ دو کہ خدائے تعالیٰ پر کسی نے افترا کیا ہو اور پھر اسے مہلت دی گئی ہو۔ ہمارے لئے تو یہ معیار صاف ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا زمانہ ۲۳ سال تک کا ایک دراز زمانہ ہے۔ اس صادق اور کامل نبی کے زمانہ سے قریباً ملتا ہوا زمانہ اللہ تعالیٰ نے اب تک ہم کو دیا۔ کیونکہ براہین کی اشاعت پر بیس سال ہوئے جو ناعاقبت اندیش معترضوں کے نزدیک افتراء کا پہلا زمانہ ہے۔ اب تک تو ہم ایک مُسلم و صادق بلکہ جملہ صادقوں کے سرتاج صادقؐ کے زمانہ سے ملتا ہوا زمانہ پیش کرتے ہیں اور یہ ظالم کہے جاتے ہیں کہ جھوٹ ہے۔ افسوس ہماری تکذیب کے خیال میں یہ لوگ یہاں تک اندھے ہو گئے ہیں کہ ان کو یہ بھی نظر نہیں آتا کہ اس انکار کی زد رسول اللہ ﷺ پر کیسی پڑتی ہے، کیونکر اگر بیس، بائیس سال تک خدا کسی مفتری کو مدد دے سکتا ہے تو پھر مجھے تو تعجب ہی آتا ہے۔ نہیں، بلکہ دل کانپ اٹھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صداقت پر یہ کیا دلیل پیش کریں گے؟"۔

(ملفوظات جلداول طبع جدید صفحہ ۱۹۹)

انبیاءؑ کے طور پر حجت ہوئی ان پر تمام
ان کے جو حملے ہیں ان میں سب نبی ہیں حصہ دار
مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مہر
یہ تو ہے سب شکل ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

ہماری مجالس کے آداب

(حضرت میر محمد اسحق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رشحات قلم)

دنیا کی مجلسیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک شادی کی مجلس ہوتی ہے، ایک غمی کی مجلس ہوتی ہے، ایک وعظ کی مجلس ہوتی ہے۔ میں وہ آداب بتاؤں گا جو تمام قسم کی مجلسوں پر حاوی ہونگے مگر پہلے یہ سن لیں کہ ملنے سے کئی قسم کے نقائص پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً اکیلا آدمی غیبت نہیں کر سکتا۔ غیبت کا مرتکب انسان اس وقت ہوتا ہے جب کسی سے ملے۔ معلوم ہوا کہ ایسے گناہ ایک دوسرے کے ساتھ ملنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے مجالس میں نہایت محتاط ہو کر بیٹھنا چاہئے۔

☆...... پہلا ادب مجلس کا یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی مجلس میں آئے تو دوڑ کر نہ آئے کہ یہ وقار اور سکینت کے خلاف ہے۔ ارشاد ہے تمہیں وقار اور سکینت اختیار کرنی چاہئے۔

☆...... دوسرا ادب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مجلس میں لوگوں کو پھلانگ کر نہ جائے۔ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے۔ ارشاد ہے جمعہ کی عبادت میں لوگوں کو پھلانگ کر نہ آؤ اس سے جمعہ کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ ارشاد ہے اگر آگے جگہ نہ ملے تو جہاں تک لوگ بیٹھے ہیں وہیں بیٹھ جائے۔

☆...... تیسرا ادب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مجلس میں جا کر کوئی لغو حرکت نہ کرے۔ مثلاً میز یا کسی اور چیز کو جو اس قسم کی ہو نہ ہلائے۔ خاموشی سے بیٹھے اور اہلِ مجلس کا خیال رکھے۔ زبان سے بھی خاموش رہے، ہاتھ پیر بھی نہ ہلائے۔

☆...... چوتھا ادب یہ ہے کہ مجلس میں بیٹھ کر اپنے پاس والے سے کسی قسم کی بات نہ کرے۔ آپس میں کانا پھوسی کرنا ادب کے خلاف ہے۔

☆...... پانچواں ادب مجلس میں دوسرے کو چپ کرانا یہ بھی لغو ہے اور آدابِ مجلس کے خلاف ہے۔ ارشاد ہے اگر تو نے زبان سے بھی اپنے ساتھی کو کہا چپ رہو تو تو نے بیہودہ کام کیا۔

☆...... چھٹا ادب اُباسی لینا، انگلیاں چٹخانا، انگڑائی لینا، یہ تمام باتیں بھی ادب کے خلاف ہیں۔ اپنے اوپر قابو رکھنا چاہئے۔ ارشاد ہے کہ مجلس میں بیٹھ کر کنکریوں سے نہ کھیلو۔

☆...... ساتواں ادب مجلس کا ہے غور سے سننا۔ کان لگا کر سنے کہ خطیب کیا کہہ رہا ہے۔

☆...... آٹھواں ادب آنے والے کو جگہ دینا اور خود سکڑ کر بیٹھ جانا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے جب تمہیں کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل جایا کرو۔

☆...... نواں ادب یہ ہے کہ مجلس سے بے اجازت نہ جائے۔ صاحبِ مجلس سے اجازت لے کر جائے۔

☆...... دسواں ادب یہ ہے کہ خطیب یا لیکچرار کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور ادھر ادھر نہ دیکھے۔ لیکچرار کی طرف متوجہ رہے اور غور و فکر سے سنے۔

☆...... گیارھواں ادب یہ ہے کہ مجلس میں جب کوئی اچھی بات سنے تو نوٹ کر لے اور اس پر عمل کرے۔ ارشاد ہے میری طرف سے جو بات ہو اسے لکھ لیا کرو خواہ وہ چھوٹی سی بات ہی کیوں نہ ہو۔

☆...... بارھواں ادب یہ ہے کہ جب کوئی بات پوچھنی ہو تو کھڑے ہو کر پوچھے کہ یہ بھی ایک ادب ہے۔

☆...... تیرھواں ادب یہ ہے کہ دوران گفتگو نہ بولے، اٹھ کر چپ چاپ کھڑا ہو جائے۔ صدر مجلس خود مخاطب کرے گا۔

☆...... چودھواں ادب یہ ہے کہ اگر مجلس میں کسی شخص سے کوئی ناجائز حرکت سرزد ہو جائے تو ہنسنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ ایسی حرکت اس سے بھی ممکن ہے۔ لوگ اس پر بھی ہنسیں گے اور اسے شرمندہ ہونا پڑے گا۔ پس دوسرے کے لئے یہ وہ بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے نہیں کرتا۔ کسی کو اونگھ جانے پر یا غلط جواب دینے پر یا ہوا خارج ہونے پر ہنسنا نہیں چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ نقص اس میں بھی پیدا ہو جائے اور اس سے بڑھ کر لوگ اس پر ہنسیں۔

☆...... سولھواں ادب مجلس کی کارروائی شروع ہو جائے تو کسی بڑے آدمی کے آ جانے پر تعظیم کے لئے اٹھنا بھی ٹھیک نہیں کیونکہ ادب میر مجلس کا حق ہے کہ وہ تعظیم کرے یا نہ کرے۔

☆...... سترھواں ادب یہ ہے کہ مجالس میں کوئی ایسی چیز کھا کر نہ جائے جس سے لوگوں کو تکلیف ہو۔ نہ ایسا لباس پہن کر جائے جس سے بدبو آتی ہو اور تعفن کی وجہ سے لوگ کراہت کریں۔ اس لئے مجلس میں نہا دھو کر جائے۔ اسی طرح مجلس میں تھوکنا بھی ادب کے خلاف ہے۔

☆...... انیسواں ادب یہ ہے کہ جن سامانوں سے مجلس یا جلسہ قائم کیا گیا ہے بعد اختتام جلسہ ان کو وہاں پہنچا دو جہاں سے لائے تھے یا پہنچانے والوں کو مدد دو۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جلسہ یا مجلس ختم ہونے کے بعد سارے لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں اور سامان پڑا رہ جاتا ہے۔ چند آدمی رہ جاتے ہیں جنہیں بعد میں بڑی مشکل ہوتی ہے۔ پس یہ بھی ایک اچھی بات ہے کہ سامان جہاں سے لایا گیا تھا جلسہ ختم ہونے کے بعد سارے مل کر وہاں پہنچا دیں۔

☆...... بیسواں ادب یہ ہے کہ مجلس میں کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ اسی طرح جب کوئی اٹھ کر کسی کام یا حاجت کو جائے تو اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔

☆...... اکیسواں ادب یہ ہے کہ جب کسی مجلس سے اٹھے تو استغفار کرے کیونکہ ممکن ہے کہ اس نے کسی کی غیبت کی ہو یا اور کوئی بری بات منہ سے نکال دی ہو جس کا وبال اس پر پڑے اس لئے استغفار ضروری ہے۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ ۱۳/فروری ۱۹۹۹ء)

زرعی اراضی برائے فروخت

ربوہ سے آدھے گھنٹے کی مسافت پر نہایت باموقعہ برلب سڑک ۱۰۸ ایکڑ زرعی اراضی برائے فوری فروخت

پاکستان میں رابطہ کے لئے

فضل عمر۔ فون نمبر (0092)+342-7356964

عبدالمومن۔ فون نمبر (0092)+4524-211248

مظفر ڈوگر۔ فون نمبر (0092)+4524-212876

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃالمسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے دورۂ جرمنی ۱۲رمئی تا ۲۴رمئی ۱۹۹۹ء کی مصروفیات کی ایک جھلک

(رپورٹ: صادق محمد طاہر۔جرمنی+ابو لبیب۔برطانیہ)

(تیسری قسط)

۱۹رمئی ۱۹۹۹ء بروز بدھ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آج کی پبلک مصروفیات بھی احباب سے ملاقات کے ساتھ شروع ہوئیں۔ چنانچہ حضور انور نے ۵۵خاندانوں کے ۲۱۱ احباب کو شرف ملاقات بخشا۔

نماز ظہر و عصر سے قبل مسجد نور فرینکفورٹ میں ایک تقریب آمین کاانعقاد ہوا جس میں ۲۵ بچوں اور بچیوں نے شرکت کی چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ نے تشریف لاکر قرآن کریم کی آخری تین سورتیں اور قرآن کریم ناظرہ کی تکمیل کے موقع پر پڑھی جانے والی دعا پڑھی جو تمام حاضرین نے ساتھ ساتھ دہرانے کی سعادت حاصل کی۔

لانگن (Langen) میں جرمن مہمانوں کے ساتھ سوال وجواب کی نشست

۱۹رمئی ۱۹۹۹ء کی شام پونے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرینکفورٹ سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر لانگن کے سٹی ہال میں تشریف لے گئے جہاں جرمن افرد کے ساتھ ایک مجلس سوال وجواب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ کے بعد سوالات کا آغاز ہوا۔ محترم ہدایت اللہ ہُبش صاحب کے پاس چونکہ تحریری طور پر سوالات جمع ہو چکے تھے لہٰذا انہوں نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ پچاس سوالات جمع ہو چکے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کی کوشش تھی کہ تمام سوالوں کے جوابات ارشاد فرمادیں مگر مقررہ وقت میں صرف چالیس سوالات کے جوابات دئے جا سکے ۔ مجلس کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے کوشش تو بہت کی کہ وقت کے اندر تمام سوالات کے جوابات دے دئے جائیں مگر وقت اجازت نہیں دیتا۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور الوداع کہہ کر مسجد نور فرینکفورٹ کے لئے روانہ ہو گئے۔

اس مجلس میں ۱۵۷ جرمن مہمان مردوں اور عورتوں نے شامل ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی زیارت کی اور آپ کے ارشادات سے مستفیض ہوئے۔ بعض سوالات اور ان کے جوابات خلاصۃً ہدیہ قارئین ہیں:

☆......ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جہاں تک بشریت کا تعلق ہے آنحضرت ﷺ دیگر انسانوں کی طرح ایک بشر ہی تھے۔ ہاں آپ کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ آپ دیگر تمام انسانوں سے زیادہ خدا کے قریب ہوئے۔

☆......جہاد کے متعلق ایک سوال کاجواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آج جو دنیا میں مذہب اور خدا کے نام پر جنگیں لڑی جارہی ہیں ان میں سے اکثر مقدس جنگیں (Holy Wars) نہیں ہیں۔ وہ دہشت گردی پر یقین رکھتے ہیں اور دہشت گردی کے فعل کو مقدس جہاد نہیں کہا جاسکتا۔

☆......کیا مرنے کے بعد بھی کوئی زندگی ہوگی؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کریم کے مطابق یہ بنیادی اصول ہے کہ اگر خدا ہے تو لازم ہے کہ مرنے کے بعد زندگی ہو۔ یہ ناممکن ہے کہ خدا ہو اور مرنے کے بعد جوابدہی نہ ہو۔ لیکن اسلام کے مطابق مرنے کے بعد کی زندگی جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہوگی۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ آپ کو کیسے علم ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے؟

حضور ایدہ اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ نئے عہد نامہ سے بھی ہم یہ معلوم کرتے ہیں کہ وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ جب انہیں صلیب پر لٹکایا جانے لگا تو انہوں نے کہا تھا "ایلی ایلی لما شبقتانی"۔ اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ اگر انہوں نے خدا سے یہ بشارت نہ پائی ہوتی کہ وہ ان کی حفاظت کرے گا تو وہ یہ فریاد بلند نہ کرتے۔ اس دعا سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ خیال درست نہیں کہ وہ لوگوں کی خاطر صلیب پر مرنا چاہتے تھے۔ اگر ایسا ہوتا تو جب انہیں صلیب پر لٹکانے کے لئے لے گئے تھے وہ یہ کہتے کہ خدایا تیرا شکر ہے۔

پھر یہ کہ صلیب پر سے اتارنے کے بعد انہیں ایک مرہم لگائی گئی۔ سوال یہ ہے کہ اگر وہ صلیب پر مرچکے تھے تو انہیں مرہم لگانے کی ضرورت نہیں تھی۔ فوت شدہ آدمی کوئی درد محسوس نہیں کرتا۔ یوحنا کہتا ہے کہ تمام یہودی جب مرتے تھے انہیں مرہم لگائی جاتی تھی مگر تمام محققین کہتے ہیں یوحنا خود یہودی نہیں تھا اگر یہودی ہوتا تو اسے معلوم ہوتا کہ یہود کا یہ طریق نہیں تھا۔

پھر نئے عہد نامہ سے پتہ چلتا ہے کہ صلیب سے اتارے جانے کے چند دن بعد حضرت مسیح حواریوں سے ملے جس کا مطلب ہے کہ اس مرہم نے ان پر کام کیا جبکہ وہ زندہ تھے۔ اسی طرح یہ بھی ذکر ہے کہ جب وہ رات کو اپنے کچھ حواریوں کے سامنے آئے جبکہ وہ روٹی اور مچھلی کھا رہے تھے تو انہوں نے باقی انسانوں کی طرح جسم اور روح کے تعلق کو واضح کرنے کے لئے کہا کہ تم کیا کھا رہے ہو اور پھر ان سے مچھلی اور روٹی لے کر کھائی جس پر وہ حیران ہوئے۔ ان کا خیال تھا کہ مسیح مرچکے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں وہی مسیح ہوں آؤ اور مجھے ہاتھ لگا کر چھو کر دیکھو۔ نئے عہد نامہ کی یہ سب باتیں ثابت کرتی ہیں کہ مسیح علیہ السلام صلیب کے واقعہ کے بعد بھی زندہ تھے۔

☆......مختلف قسم کی میڈیٹیشن (Meditation) کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میڈی ٹیشن ایک بہت اہم مشق ہے جو خدا کے قرب کے حصول کے لئے ایک ذریعہ ہے کیونکہ خدا کوئی مادی چیز نہیں۔ وہ اپنی صفات سے پہچانا جاتا ہے۔ جب آپ اس کی صفات پر بار بار اور گہرا غور کرتے ہیں تو ایک قسم کا اس کا قرب حاصل ہونے لگتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ خدا پر ایمان نہیں رکھتے تو انسان کا اپنی روح کے اندر غور و فکر بھی ایک قسم کا فائدہ رکھتا ہے۔ کئی نبی Contemplation کے ذریعہ نبوت کے مقام تک پہنچے ہیں۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ غیر مسلم حکومتوں کے تابع رہتے ہوئے اسلامی شریعت پر عمل کس حد تک ممکن ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں جرمنی میں جہاں ایک غیر اسلامی حکومت ہے میں اسلامی شریعت پر عمل پیرا ہوں اور ملکی قانون کے ساتھ تصادم کے بغیر عمل پیرا ہوں۔

☆......ایک صاحب کا سوال تھا کہ اگر آپ یہ پرچار کریں گے کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو آپ زیادہ عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بنا سکیں گے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اصل بات سچائی ہے۔ اگر ہم دیانتداری اور سچائی کے ساتھ ایک بات کو تسلیم کرتے ہیں تو اس کا اظہار ضروری ہے۔ لوگوں کو اپنے ساتھ ملانا اہم نہیں۔ اصل یہ ہے کہ لوگوں کو سچے خدا کی طرف لایا جائے۔

☆......اسلام میں بنیاد پرستوں (Fundamentalists) کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جنہیں آپ بنیاد پرست کہتے ہیں حقیقت میں وہ بنیاد پرست نہیں۔ اگر وہ ہوتے تو آنحضرت ﷺ کے پاک اسوہ پر عمل کرتے لیکن ان لوگوں کی طرز زندگی اس سے بالکل متضاد اور متصادم ہے اور چونکہ وہ حقیقت میں اس بنیادی تعلیم پر عمل پیرا نہیں اس لئے وہ تشدد اور دہشت گردی کی روش کو اپنائے ہوئے ہیں جس کا اسلام اور بانیٔ اسلام سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ مبینہ اسلامی دنیا کو ان "بنیاد پرستوں" کے ذریعہ کنٹرول کیا جارہا ہے۔ میرے نزدیک امریکہ انہیں ہتھیار فراہم کرتا ہے۔ اگر امریکہ ایسا نہ کرتا تو اس قسم کے بنیاد پرست افغانستان میں بھی نہ ہوتے۔

☆......کیا کسووا کی جنگ تیسری عالمگیر جنگ پر منتج ہوگی؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا ایسا ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔ ابھی تک تو آزاد دنیا کے مغربی ممالک یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس طرح حالات سے نباہ کر سکتے ہیں کہ وہ قابو میں رہیں گے لیکن بعض اوقات ایسا نہیں ہوتا اور وہ ایسی غلطیاں کر بیٹھتے ہیں جو ان کے قابو سے باہر ہوتی ہیں۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا ہم سب لوگ اسی خدا کی عبادت مختلف طریقوں سے نہیں کررہے؟

حضور نے فرمایا کہ ایسا ہی ہونا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہے۔ ہم اکثر اپنے تصورات کی عبادت کر رہے ہیں۔ لوگ اپنے محدود انفرادی تصور کے مطابق خدا کی عبادت کرتے ہیں اور ان کے پیش نظر وہ عالمی خدا نہیں ہوتا جس کی عبادت ہونی چاہئے۔

☆......ہر بچہ بغیر ختنہ کے پیدا ہوتا ہے اور وہ خدا کے ہاں مقبول ہوتا ہے تو پھر ختنہ کی کیا ضرورت ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ختنہ جسمانی صحت میں ممد ہے۔ طبی تحقیق بتاتی ہے کہ جن کا ختنہ ہوا ان میں Genetical بیماریاں بہت کم ہوتی ہیں۔ جہاں تک عورتوں کے ختنہ کی رسم کا تعلق ہے تو اس کے متعلق حضور نے فرمایا کہ اس کا اسلام سے ہرگز کوئی تعلق نہیں۔ افریقہ میں جہاں کہیں یہ رسم تھی ہم نے اس کے خلاف مؤثر آواز اٹھائی اور احمدیوں میں وہاں یہ رسم ہرگز پائی نہیں جاتی۔ عورتوں کے ختنہ کی رسم نہایت ظالمانہ اور درندگی کی مظہر ہے۔

☆......جرمنی میں احمدیت کی مقبولیت کیسی ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کافی اچھی ہے۔ بہت سے دوسرے یورپین ملکوں سے بہتر ہے اور یہ بات آپ کی وسعت ذہنی اور معقولیت پسندی کے لئے ایک Complement ہے۔

☆......ہم جنس پرستی (Homosexuality) کے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں کون ہوں کہ کسی کو بتاؤں کہ اسے کیا کرنا چاہئے یا کیا نہیں۔ میں خدا نہیں، مجھے سزا دینے کا حق نہیں۔ جب سدوم اور عمورہ کی بستیاں تباہ ہوئیں تو سوال یہ ہے کہ خدا نے انہیں کیوں سزا دی۔ یقیناً انہوں نے خدا کی سکیم اور منصوبہ کے خلاف عمل کیا ہوگا جس کی وجہ سے انہیں سزا دی گئی۔ حضور نے فرمایا کہ اگر سب لوگ ہم جنس پرستی پر عمل کرتے تو انسانیت کا خاتمہ ہو جاتا۔ حضور نے مزید فرمایا کہ انسان کی فطرت میں قدرت نے ہم جنس پرستی کو رد کرنے کا رجحان رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مرد اور عورت کے درمیان تعلقات میں ایک لذت رکھ دی ہے اور اسی لذت

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

لِقاءٌ مَعَ الْعَرَب

(۳ر جنوری ۱۹۹۵ء)

(مرتبہ:صفدر حسین عباسی)

"لقاء مع العرب" مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) انٹرنیشنل کے مقبول ترین پروگراموں میں سے ایک نہایت مفید ، دلچسپ اور ہردلعزیز پروگرام ہے۔ اس میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عربوں کے سوالات کے جواب انگریزی زبان میں ارشاد فرماتے ہیں اور پھر ان کا عربی ترجمہ پیش کیا جاتاہے ۔ اردودان احباب کے استفادہ کے لئے "لقاء مع العرب" کے ان پروگرامز کاخلاصہ **ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر پیش کرنے** کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان پروگراموں کی آڈیو ، ویڈیو کیسٹس آپ اپنے ملک کے مرکزی مشن میں قائم شعبہ سمعی بصری سے یا شعبہ آڈیو / ویڈیو مسجد فضل لندن یوکے سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔(ادارہ)

سوال: کسی دوست نے سوال کیا کہ اس وقت بوسنیا کے مسلمان انتہائی مصیبت اور کسمپرسی کی حالت میں ہیں ۔ جماعت احمدیہ ان کی مدد کے لئے کیا کوششیں کر رہی ہے اور باقی عالم اسلام بوسنین مسلمانوں کی تکالیف دور کرنے کے سلسلہ میں کیا قدم اٹھا رہا ہے ؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :اس سوال کے دراصل دو پہلو ہیں۔جب آپ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان کی مدد کرنے کی بات کرتے ہیں تو کوئی خیال کر سکتاہے کہ بحیثیت مسلمان قوم مدد کرنے کی بات کی جارہی ہے یا کسی مسلمان ملک کی۔

جہاں تک مسلمان قوم کی مدد کرنے کا سوال ہے یہ مکمل طور پر کسی کے ساتھ دینی محبت، خلوص اور جذبۂ اخوت سے تعلق رکھتاہے کہ اس کے دل میں اپنے مذہب کی اور اس مذہب کے ماننے والوں کے ساتھ کس درجہ محبت ہے اور ان کے دکھ درد کا کتنا احساس ہے۔ جیساکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ امت مسلمہ کی مثال ایسے جسم کی طرح ہے کہ اگر اس کی انگلی کے پورے میں بھی درد ہو تو اس کا سارا وجود کرب محسوس کرتاہے اور بے چین ہو جاتاہے۔یہ ہے سچے مومن کی نشانی اور پہچان جس کا میں حوالہ دے رہاہوں۔ اگر مسلمان واقعی صدق دل سے خدا تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاتے ہیں اور توحید باری تعالیٰ کی حقیقت کو سمجھتے ہیں تو پھر ان میں بھی صفت وحدت اور اتحاد کا اظہار لازم ہے ۔ اگر ان کا خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر پختہ یقین ہے تو ہو ہی نہیں سکتا کہ وحدتِ امت پر ایمان نہ ہو۔جب مسلمانوں کے دل میں وحدت کا احساس ہوگا تو پھر کسی بھی مسلمان کی تکلیف کے وقت ان کی طرف سے رد عمل کا ہونا لازم ہے۔اس لحاظ سے کسی بھی گورنمنٹ یا حکومت کا کوئی عمل دخل نہیں۔ جہاں کہیں بھی مسلمان ہیں وہ شدید رد عمل دکھائیں گے۔جو بس میں ہوگا اپنے مصیبت زدہ مسلمان بھائیوں کی خاطر کریں گے خواہ ان کا تعلق کسی بھی ملک سے ہو۔یہ ایک یونیورسل قومی احساس ہے جس کا اظہار ہر جگہ ہونا چاہئے۔

دوسرا پہلو ہے حکومت کی طرف سے رد عمل کا۔ خواہ کوئی بھی گورنمنٹ ہو اگر وہ مسلمان گورنمنٹ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے تو اس کی طرف سے رد عمل کا اظہار لازمی ہے۔

بوسنیا کے تعلق میں جن مشکلات کا سامنا ہے وہاں لفظ امت کی یہ دونوں تعریفیں ، بحیثیت افراد وملک کہیں بھی ویسا رد عمل نہیں دکھا رہیں جس رد عمل کا حالات تقاضا کر رہے ہیں۔

چند روز قبل ایک دوست میرے ساتھ اس مسئلہ پر گفتگو کر رہے تھے تو میں نے انہیں بتایا کہ دیکھو یورپ میں احمدیوں کی تعداد دوسرے عرب ملکوں اور ترکی، ایران، پاکستان اور انڈیا میں بسنے والے مسلمانوں کی نسبت بہت تھوڑی ہے۔ان کے مقابلہ میں احمدیوں کا تناسب بہت کم ہے۔اس کے باوجود دنیا میں ہر جگہ احمدیوں نے بوسنین مسلمانوں کے حق میں رد عمل کا اظہار کیاہے۔ ہر قسم کی مشکلات برداشت کر کے انفرادی طور پر اور گروپس کی شکل میں بوسنین کیمپوں میں پہنچے ہیں، ان کے خاندانوں سے مل کر حتی الوسع ان کی ضروریات پوری کیں۔ احمدی خاندانوں نے بوسنین خاندانوں کے ساتھ مؤاخات کے رشتے قائم کئے۔ کہاں ہیں باقی مسلمان جنہوں نے ایسے رد عمل اور اخوت کا اظہار کیا ہو؟

ٹرکش قوم صرف جرمنی ہی میں لاکھوں کی تعداد میں ہے۔ سارے یورپ میں احمدیوں کی اتنی تعداد نہیں جتنی کہ صرف جرمنی میں ٹرکش لوگوں کی ہے اور سپین کے راستے ہزاروں کی تعداد میں شمالی افریقہ سے مراکش کے رہنے والے ، الجیرین اور تیونسی اور کئی دوسرے ملکوں سے مسلمان جرمنی میں آکر آباد ہوئے ہیں انہوں نے اپنے مصیبت زدہ بوسنین مسلمانوں کے لئے کیا آواز اٹھائی ہے ؟ کیا مدد کی ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ بے شک یہ دو الگ مسئلے ہیں لیکن حقیقت میں حکومتوں کے رد عمل کا تعلق ہمیشہ براہ راست افراد کے رد عمل کے ساتھ ہوا کرتاہے۔ اگر کسی ملک کے افراد محض کھوکھلے نعرے بازی کرنے والے نہیں تو پھر اس حکومت کے لئے کہ جو لوگوں کی منتخب کردہ ہے ناممکن ہے کہ لوگوں کے رد عمل کے نتیجہ میں کوئی ایکشن نہ لے۔ لیکن اس وقت تو عملاً یہ دونوں پہلو سوئے پڑے ہیں اور بت بنے بیٹھے ہیں۔ اخبارات و دیگر ذرائع ابلاغ میں آپ کو بوسنین مسلمانوں پر ٹوٹنے والے مظالم کا تھوڑا بہت تذکرہ ضرور ملے گا لیکن فی الحقیقت وہ انتہائی مصائب ، تکالیف اور اذیتوں میں مبتلا ہیں۔

یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ دوسرے مسلمانوں نے بالکل بھی مدد نہیں کی۔ جب میں کہتاہوں کہ مسلم ممالک نے بوسنیا کی مدد نہیں کی تو مراد یہ ہے کہ جو کچھ انہیں کرنا چاہئے تھا وہ انہوں نے نہیں کیا۔ جس وقت مدد کرنی چاہئے تھی اس وقت نہیں کی اور جو مدد انہوں نے کی وہ بہت تھوڑی تھی اور مدد کی بھی تو بہت تاخیر سے۔ ہمیں معلوم ہے کہ اب اکا دکا مسلمان عرب ممالک کی طرف سے بوسنین کے لئے امداد بھجوائی گئی ہے لیکن وہ اتنی تھوڑی ہے کہ زندگی برقرار رکھنے کے لئے بھی ناکافی ہے۔ ان کے مقابل پر یورپ کو دیکھیں۔ یورپین پالیسی دیکھیں کہ جو خود کسی حد تک بوسنیا میں اس ساری بربادی اور ظلم و ستم کے ذمہ دار ہیں۔ اگر یورپ چاہتا اور اس معاملہ میں کوئی سنجیدہ قدم اٹھاتا تو بوسنیا میں ہونے والے اس فساد کو روک سکتا تھا۔ سربوں اور یوگوسلاوین کے لئے ناممکن تھا کہ وہ یورپ کی ایسی سنجیدہ اور مؤثر کوشش کو رد کر سکتے۔ یورپ کا ان سے ہلکی زبان میں کہتے رہنا کہ ایسا نہ کرو، ایسا نہ کرو، ورنہ ہم تمہیں سزا دیں گے اور تم پر فوجی چڑھائی کریں گے ۔ سرب اور یوگوسلاوین اس پیغام کو سمجھتے تھے اور جانتے تھے کہ اس دھمکی کے پیچھے کوئی سنجیدگی نہیں۔ جس طرح ایک ماں اپنے بچوں سے کہتی چلی جاتی ہے کہ شرارتیں نہیں کرو، باز آجاؤ، ورنہ میں تمہیں ماروں گی اور وہ بچے شرارتیں کئے چلے جاتے ہیں اور ان پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ وہ بچے گھر میں آنے والے مہمانوں کے لئے بھی مصیبت بنے ہوتے ہیں۔ ماں بولے چلی جاتی ہے کہ یہ مہمان ہیں کچھ خیال کرو ورنہ سزا دوں گی لیکن بچے ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ لیکن اگر کوئی ایسی ماں ہو جس کا بچوں پر کنٹرول ہے اس کی بات میں سنجیدگی اور قوت ہے۔ وہ ایک مرتبہ بچوں سے کہتی ہے کہ رک جاؤ، اب یہ کام نہیں کرنا تو بچے وہیں ساکت وجامد ہو جاتے ہیں، دوسری حرکت نہیں کرتے۔ یہی میرا کہنے کا مطلب ہے کہ یورپ اگر ان لوگوں کو روکنے میں سنجیدہ پالیسی اختیار کرتا تو سرب کبھی بھی اس حد تک نہ بڑھتے۔ اس سارے قصور کے باوجود یورپ نے لاکھوں بوسنینز کو گود میں جگہ دی۔ وہ غیر مسلم ممالک جن کے خلاف مسلمانوں نے نعرے بازی کر کر کے آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے انہوں نے ان مصیبت زدہ بوسنینز کو گلے لگایا اور ان کے سارے اخراجات برداشت کر رہے ہیں۔ کونسا مسلمان ملک ہے جو انہیں یہ اخراجات دے رہاہے؟ سعودی عرب؟ کویت؟ اور کونسا ملک؟ کہاں ہے تیل کی دولت؟ کیا یہ شرم کا مقام نہیں کہ اسلام کے نام پر مسلمانوں پر ظلم و ستم ڈھائے گئے ہیں۔ انہیں تو مہاجرین الی الاسلام ہونا چاہئے تھا نہ کہ غیروں کی طرف۔ وہ غیر جنہوں نے ان مسلمانوں کو پناہ دی ہے وہی تو اصل میں انہیں مصائب میں دھکیلنے کے ذمہ دار ہیں۔ لیکن اب وہی غیر مسلم ممالک بوسنینز کی دلداری کے لئے انہیں گود میں لئے بیٹھے ہیں اور ان مسلمانوں کے لئے انہوں نے اپنے چرچ کھول دئے ہیں۔ مساجد ان کے لئے نہیں کھلیں۔ یہ کیسی دردناک اور المناک صورت حال ہے۔ یہ مسلمان عرب ممالک تیل سے حاصل ہونے والی دولت کے پہاڑوں پر بیٹھے ہیں ۔ اس دولت پر انہیں سود سے حاصل ہونے والی رقم ہی اتنی ہے کہ تمام بوسنین کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی ہوتی۔

دوسرے یہ کہ گزشتہ دو سالوں سے یہ عرب ممالک اقوام متحدہ سے وعدے کرتے چلے آرہے ہیں کہ ہم کچھ مدد کریں گے لیکن کسی بھی اسلامی ملک نے ایک ڈالر بھی نہیں دیا۔ میں اس وقت کی بات کر رہاہوں جبکہ ایک پاکستانی سیکیورٹی کونسل کا چیئرمین تھا۔ وہ چند سال اس عہدے پر رہا۔ ہم نے یہ سوچ کر کہ وہ پاکستانی ہے اس لئے اس معاملہ میں ہماری بات سنے گا اور بوسنین کی مدد کے لئے کوئی کارروائی کرے گا، میں نے ایک وفد اس کے پاس بھجوایا ۔اس کا جواب تھا کہ میں کیا کر سکتاہوں ۔ تم لوگ کہہ رہے ہو کہ باقی دنیا بوسنین کی امداد کے لئے کافی کچھ نہیں کر رہی۔ میں تمہیں مسلمان عرب ملکوں کی افسوسناک حالت بتاتاہوں کہ ان عرب ملکوں نے بوسنینز کی مدد کے لئے جو بھی وعدے اقوام متحدہ سے کئے ہیں ان میں سے ابھی تک ایک بھی پورا نہیں کیا۔ان عرب ممالک کا عذر یہ تھا کہ بوسنیا کی اندرونی حالت خانہ جنگی کی ہے۔ حالات بہت خراب ہیں، بارڈر بند ہو چکے ہیں، ہم براہ راست ان کی مدد نہیں کر سکتے ۔ اقوام متحدہ نے کہا ٹھیک ہے پھر جو بھی امداد ہے ہمیں دو ہم ان بوسنین تک پہنچانے کا انتظام کریں گے۔ ہم ان پر ہر ماہ کئی ملین ڈالر خرچ کر رہے ہیں تم لوگ آگے آؤ۔ اور کچھ نہیں تو کم از کم خوراک کی

FOZMAN FOODS

A LEADING
BUYING GROUP
FOR GROCERS
AND C.N.T.SHOPS
2- SANDY HILL ROAD
ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
0181-553-3611

فراہمی کا ہی ذمہ اٹھالو۔ لیکن ان عرب ممالک کو اقوام متحدہ کی یہ تجویز بھی پسند نہیں آئی اور بوسنین بھوک، پیاس اور بیماریوں اور ناکافی خوراک کے باعث ہزاروں کی تعداد میں مر رہے ہیں۔

ایک جرنلسٹ نے اس علاقے کا دورہ کیا اور رپورٹ شائع کی کہ زندگی کی سانسیں قائم رکھنے کے لئے جس قدر قوت لایموت کی ان لوگون کو احتیاج ہے اس کا نصف بھی اقوام متحدہ انہیں مہیا نہیں کر رہی۔ ان بوسنینز کے وزن اس تیزی سے کم ہو کر ڈھانچوں میں تبدیل ہو رہے ہیں کہ دیکھ کر خوف آتا ہے۔ اس کے باوجود ان مسلمان ملکوں پر کچھ اثر نہیں ہو رہا۔ ایک طویل تاخیر کے بعد اب جا کر ان ملکوں نے کچھ امداد دینی شروع کی ہے۔

میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ مدد کیسے کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ کے دل میں یہ احساس ہو کہ میرا ایک بھائی مر رہا ہے، تکلیف میں مبتلا ہے تو پھر آپ ضرور کچھ نہ کچھ کریں گے اور کبھی بھی بت بن کر بیٹھے نہیں رہ سکتے۔

میں نے تمام دنیا کے احمدیوں کو ہدایت کی کہ اس سلسلہ میں کوششیں شروع کر دیں۔ سب سے پہلے تو اپنے بوسنین بھائیوں کے لئے امداد دینی شروع کریں۔ احمدیوں نے حیرت انگیز رد عمل دکھایا۔ یہاں تک کہ احمدی عورتوں نے اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے اپنے زیورات، چوڑیاں، انگوٹھیاں اور جو بھی قیمتی گہنے تھے پیش کر دئے۔ اور خدا کے فضل سے احمدیہ نظام اس قدر دیانت و امانت پر قائم ہے کہ ایک ایک پیسہ بوسنینز کی امداد کی خاطر خرچ کیا گیا۔ بوسنیا میں ہم نے مسلسل خوراک اور امدادی سامان کے ساتھ وفود بھجوائے۔ آج ہی ایک امدادی پارٹی جو انگلستان سے بوسنیا بھجوائی گئی تھی واپس لوٹی ہے۔ ایک پارٹی ناروے سے بوسنیا کے لئے روانہ ہو چکی ہے اور ایک جرمنی سے امدادی سامان لے کر عازم سفر ہے۔ اور یہ لوگ جانتے ہیں کہ ہم یہ خدمت کر رہے ہیں۔ لیکن کوئی بھی غیر حکومتی آرگنائزیشن ایسا عمل نہیں دکھا رہی۔ خدمت کا ایک تو یہ طریق ہے جس سے ہم بوسنین بھائیوں کی مدد کر رہے ہیں۔

دوسرے یہ کہ میں نے بوسنین لیڈرز سے کہا کہ احمدیت کے بس میں جو کچھ بھی ہے وہ کر رہی ہے اور انشاء اللہ کرتی رہے گی لیکن ہم ایک بہت ہی چھوٹی سی جماعت ہیں اور آپ لوگوں کی ضرورتیں ہماری استطاعت سے بہت بڑھ کر ہیں اور پھر یہ کہ دوسرے بہت سے بڑے بڑے جماعتی کاموں میں مصروف ہیں۔ MTA انٹرنیشنل، افریقہ کی امداد اور کئی دوسرے غریب ملکوں کی مدد کرتے ہیں۔ اس لئے ہماری امداد تو آپ کی ضرورتوں کے لحاظ سے ایک قطرہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن ہم ایک اور کام کر رہے ہیں۔ میں نے احمدیوں کو ہدایت کی کہ وہ احتجاجی اور یاددہانیوں کے خطوط تمام مسلمان ممالک، ان کی حکومت کے کارندوں اور سرکردہ لیڈرز کو لکھیں۔ نیز ان ملکوں کے سفارتی نمائندوں کو خواہ جو کوئی بھی ہوں۔ اسی طرح امریکن لیڈرشپ، سینیٹرز، کانگرسیوں، صدر، گورنرز اور تمام سرکردہ آفیسرز کو خطوط لکھنے شروع کریں۔ اس کثرت کے ساتھ خطوط کی بوچھاڑ کی گئی کہ ان کی گورنمنٹ کو بھی اس کی بازگشت سنائی دی۔ انہیں معلوم تھا کہ کیا ہو رہا ہے اور خطوط کا یہ طوفان کہاں سے آ رہا ہے۔ اس کارروائی کا اتنا زبردست اثر ہوا کہ اس کے جواب میں ہمیں عرب ملکوں کی طرف سے تہنیت کے خطوط ملنے لگے۔ انہوں نے کہنا شروع کیا کہ ہم ایک ملین اور دو ملین ڈالر کی امداد دے رہے ہیں اور عام لوگوں کو معلوم بھی نہیں کہ امداد کا یہ سلسلہ کن کی کوششوں اور تحریک سے شروع ہوا اور خدا کے فضل سے جب انہوں نے امداد دینی شروع کی تو پھر خدا نے بھی ان کے دل کھول دئے اور امریکہ نے بھی اب چونکہ اپنے مؤقف میں تبدیلی کر لی ہے اس لئے اب کسی بھی امداد کو روکا نہیں جا سکتا۔ لیکن ابھی بھی بوسنین کی ضرورتوں کے لحاظ سے بہت تھوڑا ہے جو ان کو دیا جا رہا ہے۔ جس حد تک ہمارے بس میں ہے ہم بھی ان کی مدد کر رہے ہیں اور جو مدد ہم نے ان کی کی ہے ناقابل بیان ہے اور اس کی حاجت نہیں کیونکہ خدا کی خاطر ہم نے یہ کام کیا ہے اور وہی ہمیں اس کا اجر دینے والا ہے اور خدمت کی مزید توفیق بھی بخشنے والا ہے لیکن تمام بوسنین لیڈرشپ جانتی ہے کہ ہم نے کس جذبۂ اخوت، خلوص نیت اور دلی محبت سے اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کی ہے۔

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

کشمیر میں واقع کارگل کی دلچسپ صورت حال

(زبیر خلیل خان۔جرمنی)

کشمیر اور شمالی علاقہ جات میں واقع برفانی علاقہ جات میں موجودہ فوجی پوسٹیں سردیوں کے دوران دونوں ممالک خالی کر دیتے ہیں۔ یعنی انڈین اور پاکستانی فوجی واپس نسبتاً نچلے علاقوں میں چلے جاتے ہیں کیونکہ برفانی ہواؤں اور تودوں کی وجہ سے وہاں رہنا ممکن نہیں ہوتا۔ موسم میں تبدیلی کے بعد پاکستان اور بھارت کے فوجی اپنی اپنی پوسٹوں پر واپس چلے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ مرحلہ اپریل میں مکمل ہوتا ہے اور بعض دفعہ مئی کے شروع تک چلا جاتا ہے۔ اس سال کچھ عجیب ماجرا ہوا کہ مجاہدین آزادی نے پہل کرتے ہوئے ۱۹۷۲ء کی جنگ میں پاکستان سے چھینی ہوئی کارگل کے علاقہ میں بعض اہم بھارتی پوسٹوں پر قبضہ کر لیا۔ اب اس قبضہ کی وجہ سے سری نگر کارگل روڈ پر بھارتی فوج کی نقل و حرکت مخدوش ہو کر رہ گئی ہے اور ایک طرح سے ان پوسٹوں پر مجاہدین کا قبضہ بھارت کے لئے کشمیر میں زندگی اور موت کا مسئلہ بن گیا ہے۔

متذکرہ بالا صورتحال سمجھنے کے لئے تھوڑا ماضی میں جانا ضروری ہے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں یہ علاقے بھارت نے پاکستان سے چھین لئے تھے تاہم معاہدہ تاشقند کی وجہ سے یہ علاقے واپس پاکستان کو مل گئے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں یہ علاقے پاکستان سے پھر چھین لئے گئے اور اس کے بعد بھارت نے ان علاقوں سے نکلنے سے قطعاً انکار کر دیا۔ بعد ازاں بھارت نے اپنی مرضی سے سیز فائر لائن کا نام بدل کر لائن آف کنٹرول کر لیا جن میں یہ علاقے بھارت میں شامل ہو گئے۔ ۱۹۸۴ء میں خاموشی کے ساتھ بھارت نے سیاچن کے علاقہ پر بھی قبضہ کر لیا اور اس کو بھی اپنا علاقہ قرار دے دیا اور لائن آف کنٹرول کو سالتورو رینج (Saltoro Range) تک بڑھا دیا۔ ۱۹۸۴ء سے لے کر اب تک پاکستان ان علاقوں یعنی سیاچن وغیرہ کی واپسی کے لئے کوشش کرتا رہا ہے مگر ہمیشہ ناکام ہی رہا ہے۔

۱۹۷۱ء کی جنگ کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ کارگل کے بعض علاقوں پر مجاہدین ایک بار پھر قابض ہو گئے ہیں جو واقعی ایک انوکھا واقعہ ہے۔ ان پوسٹوں پر قبضہ کی وجہ سے بھارت کی سپلائی لائن مجاہدین کی گولیوں اور گولوں کی زد میں آ گئی ہے۔

اس سارے آپریشن کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ مجاہدین کو بھارتی فوجوں کے بنے ہوئے مضبوط بنکرز مل گئے ہیں جن میں اسلحہ اور سامان خورونوش کی کوئی کمی نہیں ہے۔ بمباری کا اثر ان بنکروں پر ہوتا نہیں۔ ان پوسٹوں میں بھاری مقدار میں سردی کے لئے خصوصی لباس اور ادویات کا سٹاک موجود ہے۔ گو مجاہدین کشمیر دراصل بھارت کے خرچ پر بھارتی فوج سے لڑ رہے ہیں۔ ویسے بھی مجاہدین کشمیر کا مورال بھارتی فوجوں کی نسبت بہت بلند ہے۔ موسم اور آکسیجن کی کمی مجاہدین پر کم ہی اثر کرتی ہے کیونکہ ان کے پھیپھڑے میدانی علاقوں کے لوگوں کی نسبت ۲۵ فیصد آکسیجن زیادہ کھینچنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ پھر مقامی مجاہدین کو خدا تعالیٰ نے ایسی جسامت یعنی ٹانگیں اور پٹھے عطا کئے ہیں جو کہ ایسی فضا کے لئے ضروری ہیں۔ بھارت بے شک جتنی بھی فوج لے آئے نئے آنے والوں کو مقامی موسم اور حالات سے آشنا ہونے کے لئے کم از کم دو ماہ درکار ہوتے ہیں۔

تازہ ترین صورت حال کے مطابق اس علاقہ میں بھارتی فوج کو سخت ہزیمت اٹھانی پڑ رہی ہے۔ مجاہدین کو فوجی حکمت عملی کے لحاظ سے بھی برتری حاصل ہو گئی ہے۔ ان کی پشت پر لائن آف کنٹرول کا وہ علاقہ ہے جہاں پاکستانی فوج موجود ہے یعنی ان کی پشت محفوظ ہے۔ سیاچن میں موجود بھارتی فوجوں کا اپنے ملک سے ہر قسم کا زمینی رابطہ ٹوٹ چکا ہے اور اب وہاں ہر چیز فضائی راستہ کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ کچھ ہی روز قبل بھارت کی طرف سے کچھ ایسے ہتھیاروں کے استعمال کی دھمکی دی گئی ہے جن کو کیمیکل ہتھیار کہا جا سکتا ہے۔ یہ ایک خطرناک آپشن ہے اور علاقہ میں حالات مزید خطرناک ہو سکتے ہیں۔ تاہم اگر موجودہ صورتحال برقرار رہتی ہے اور مجاہدین کشمیر اگر اس سال سرما کے آغاز تک کارگل کی موجودہ پوسٹوں پر قبضہ برقرار رکھ جاتے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ اسکے بعد کشمیر کے معاملہ کو ایک بہت ہی نیا اور مثبت رخ مل جائے۔ دیکھیں اب پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔

خدمت خلق کا عظیم موقعہ۔ بیوت الحمد منصوبہ

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ پہلی تحریک بیوت الحمد سے اللہ کے فضل و کرم اور احسان سے سینکڑوں خاندان فیضیاب ہو چکے ہیں اور فیضیاب ہو رہے ہیں۔

نوّے (۹۰) مکانات پر مشتمل بیوت الحمد کالونی ربوہ، جس میں تمام بنیادی رہائشی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں تعمیر ہو چکی ہے۔ اس خوبصورت و دلکش اور پر فضا کالونی میں ۸۴ خاندان آباد ہو چکے ہیں۔ ابھی اس کالونی کے پہلے مرحلے میں دس مکانات تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں میں رہنے والے ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے مکانوں کی مرمت اور توسیع کے لئے ایک خطیر رقم پیش کی جا چکی ہے اور ابھی بہت سے خاندان اپنے مکانوں کی مرمت و توسیع کے لئے مخیّر حضرات کے تعاون کے منتظر ہیں۔

یہ تمام کام احباب جماعت کے تعاون کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ کالونی کی تکمیل اور مستحق خاندانوں کے مکانات کی جزوی تعمیر کے لئے اس تحریک میں حسب استطاعت شمولیت فرماویں۔

اس تحریک میں شمولیت کے لئے جو رقم بھی آپ اپنی توفیق کے مطابق پیش کرنا چاہیں پیش کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ اس بابرکت تحریک میں حصہ لیں۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سکیم)

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

بقیہ:رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ ۱۰

کے حصول کے دوران ہی اولاد کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔

نماز مغرب و عشاء حضور انور نے مسجد نور میں ہی پڑھائیں۔

۲۰ر مئی ۱۹۹۹ء بروز جمعرات

آج احباب نے اپنے اہل خانہ کے ہمراہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ذاتی ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور کی بابرکت صحبت سے استفادہ کیا۔ چنانچہ آج ۵۱ خاندانوں کے ۲۲۱۔افراد نے اپنے پیارے امام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

ناصر باغ (گروس گیراؤ) میں مجلس سوال وجواب

ناصر باغ (گروس گیراؤ) جہاں ایک عرصہ تک جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ ہائے سالانہ اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات اور دیگر اہم تقریبات کا انعقاد ہوتا رہا ہے۔ وہاں مسجد بیت الشکور میں جرمن افراد کے ساتھ ایک مجلس سوال وجواب کا انعقاد کیا گیا۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شام ساڑھے چھ بجے کے قریب مسجد میں تشریف لائے اور کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد ترجمانی کے فرائض سرانجام دینے والے محترم ہدایت اللہ ہبش صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیا نئے سوالات بھی ہیں یا پرانے ہی ہیں؟ تو ہبش صاحب نے جو تحریری طور پر سوالات وصول کر رہے تھے جواباً کہا کہ نئے سوالات بھی ہیں۔ واضح رہے کہ حضور نے اپنے گزشتہ سال کے دورہ میں ناصر باغ میں ہی مجلس سوال وجواب میں اس بات کا اظہار فرمایا تھا کہ نئے لوگ اور نئے سوالات بھی آنے چاہئیں۔ چنانچہ امسال یہ کوشش کی گئی تھی کہ نئے سوالات پیش کئے جائیں۔

تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا جن کے جوابات حضور انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمائے۔ حضور انور کے دینی و دنیوی علوم پر مشتمل جوابات سے لوگ متاثر ہوئے یہاں تک کہ بعض مرد وزن ایک دوسرے کو مسرت سے دیکھ کر تسلی کا اظہار کرتے تھے۔ ان میں سے بعض سوالات اور ان کے جوابات کا خلاصہ احباب کے ازدیاد علم و عرفان کے لئے اپنی ذمہ داری پر پیش خدمت ہے:

☆......اسلام میں جنت ودوزخ کا کیا تصور ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حقیقت میں اسلام میں جنت ودوزخ کا تصور بہت منطقی اور معقول ہے۔ ہر شخص اس دنیا کی زندگی میں ہی اپنی جنت یا جہنم بناتا ہے۔ تمام لوگ جو دوسروں سے نیک سلوک کرتے ہیں اور ذمہ داری سے اپنے فرائض ادا کرتے ہیں وہ ایک محبت اور امن کے ماحول میں رہتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو جنت میں جائیں گے۔ وہاں ان کے اس دنیا کے اعمال مختلف شکلوں میں متمثل ہو کر ظاہر ہونگے۔ جب آپ خدا اور اس کے بندوں سے امن اور تسلیم کے ساتھ رہتے ہیں تو گویا آپ دودھ اور شہد کی نہروں میں بستے ہیں۔ شہد میں شفا ہے اور دودھ ایک جامع خوراک ہے۔ اگلے جہان میں جو بھی آپ کو ملے گا وہ علامتی (Symbolic) ہوگا لیکن درحقیقت خدا کے قرب کی وجہ سے آپ اس دنیا کی نسبت وہاں زیادہ خوش ہونگے۔ ایسا ہی حال دوزخیوں کا ہے جو لوگوں کے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں وہ کبھی بھی امن کے ساتھ اور خوشی کے ساتھ نہیں رہتے۔ ان کے دلوں میں ایک آگ لگی ہوتی ہے۔ یہی آگ ہے جو ان کے لئے اگلے جہان میں متمثل ہوگی۔

☆......ایک ضمنی سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ روح انسان کے اندر ایک لطیف چیز ہے۔ یہ انسان کے اندر آخری اتھارٹی ہے۔ جو بھی آپ اچھا یا برا کام کریں اس کا روح پر اثر پڑتا ہے۔ روحیں نہ نر ہیں نہ مادہ۔ جب یہ روحیں بدن سے آزاد ہوتی ہیں تو انہیں ایک خاص شکل دی جاتی ہے۔ اِس دنیا میں انسان کا رہن سہن اور طرز عمل اُس روح کی شکل متعین کرتے ہیں۔ جو روحیں اس دنیا میں خدا کی صفات کا رنگ اختیار کرتی ہیں وہ خدا کے ہاں زیادہ حسین ہونگی اور جو کم صفات کو اپنانے والی ہونگی وہ اسی نسبت سے کم حسین ہونگی۔

☆......کیا آپ کے نزدیک مشرق و مغرب میں اسلام کو غلط طور پر پیش کیا جاتا ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بدقسمتی سے اس کی ذمہ داری مسلمانوں پر ہی عائد ہوتی ہے کیونکہ وہ حقیقی اسلام کی تعلیمات اور بانیٔ اسلام ﷺ کے اسوہ پر عمل نہیں کر رہے۔ مغرب ان کی حرکتوں کو اچھالتا ہے کہ کیوں نہ اس اسلام کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے جسے مغربی دنیا کبھی قبول نہیں کر سکتی۔ میرے خیال میں اسلام کے متعلق جو بھی منفی پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے اس کے ذمہ دار مسلمان ہی ہیں۔ اس کی مثال کے طور پر حضور نے فرمایا کہ مثلاً اسلام کے نام پر دہشت گردی کرنا، لوگوں کو جبراً اسلام میں داخل کرنا، غیر مسلموں کو اسلامی حکومتوں کے اندر رہتے ہوئے اپنے عقیدے پر قائم رہنے اور اس پر عمل کرنے سے روکنا۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

☆......اگلا سوال یہ تھا کہ آپ کا یعنی جماعت احمدیہ کا دیگر اسلامی تنظیموں سے کیا فرق ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم ان تمام باتوں کو رد کرتے ہیں جن کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے۔ ہم مذہب کی آزادی پر یقین رکھتے ہیں۔ ہر مذہب کو آزاد رہنا چاہئے کہ وہ اپنے عقائد کا پرچار کرے مگر تلوار اور جبر واکراہ کے ساتھ نہیں بلکہ محبت کے ساتھ اور عقل اور دلائل و براہین کے ساتھ دوسروں کو قائل کیا جائے۔

☆......اس سوال کے جواب میں کہ ایک الگ اسلامی جماعت بنانے کی کیا ضرورت تھی؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہمارے لئے بہت اہم تھا کہ ہم ان لوگوں سے ممتاز ہوں جن کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے۔ اگر ہم ایک امتیازی حیثیت نہ رکھیں تو تمام دیگر مسلمانوں کے غلط کاموں کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی ان جیسا ہی شمار کیا جاتا۔ مگر جب ہم اپنے تعارف میں 'احمدیہ مسلم جماعت' کہتے ہیں تو لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ ہم دوسروں سے مختلف ہیں اور ہم مذہب میں محبت اور امن کا پرچار کرنے والے ہیں اور صرف احمدیہ نام کی وجہ سے لوگ جان لیتے ہیں کہ ہمارا مؤقف کیا ہے۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ قرآن کو سمجھنا کافی مشکل ہے!

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کو سمجھنا بہت مشکل ہے یہ بہت گہرے فلسفیانہ اور علمی مضامین پر مشتمل ہے۔ اس کی فلاسفی تمام کائنات پر حاوی ہے۔ عام آدمی کے لئے اس کو سمجھنا بہت مشکل ہے۔ اس پہلو سے گویا اس کا عرفان حاصل نہیں کیا جاسکتا لیکن بایں ہمہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ ہر شخص کے لئے ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کا مذہبی قانون بہت واضح اور سادہ ہے اور ہر مسلمان آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ اسے قرآنی احکام کے مطابق کس طرح اپنی زندگی گزارنی چاہئے۔ تو یہ بیک وقت قریب ہونے کے باوجود بہت دور بھی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید کے وسیع مضامین سے متعلق کسی قدر تعارف کے لئے، اگر آپ انگریزی جانتے ہیں، تو میری کتاب "Revelation,Rationality,Knowledge and Truth" سے فائدہ اٹھائیں۔

☆......آپ عورتوں اور بچیوں کی تعلیم کے لئے کیا کر رہے ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم ہر قسم کی تعلیم (ایجوکیشن) کے لئے وقف ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیم بھی ایک تعلیم ہے۔ ہم اپنی عورتوں کو دو طور پر تعلیم دیتے ہیں۔ انہیں مذہبی پہلوؤں سے بھی تعلیم دیتے ہیں اور سیکولر تعلیم میں بھی آگے بڑھنے کے لئے حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اگر کوئی غریب عورت محض تعلیم کے لئے فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے محروم ہو رہی ہو اور اگر اس میں تعلیمی استعداد ہے تو جماعت اس کی مدد کرتی ہے۔ نہ صرف جرمنی میں بلکہ ساری دنیا میں ایسا ہو رہا ہے۔ دنیا میں کوئی مذہبی جماعت اپنی عورتوں اور بچوں کی تعلیم کے لئے اتنی کوشش نہیں کر رہی جتنا ہماری جماعت کر رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مکرم امیر صاحب جرمنی نے بتایا ہے کہ جرمنی میں احمدی عورتوں اور بچیوں کا دینی و دنیاوی تعلیم کا معیار لڑکوں اور مردوں سے بہت بلند ہے۔

☆......ابارشن یعنی اسقاط حمل سے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر طبی طور پر ڈاکٹر مریض کو کہے کہ بچہ جو ماں کے رحم میں ہے وہ اتنا مریض ہے کہ وہ ماں کی زندگی کے لئے خطرہ ہو سکتا ہے تو اس صورت میں اسلام ابارشن یعنی اسقاط حمل کی اجازت دیتا ہے۔

☆......موسیقی اور اِسلام کے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سچا مذہب اپنی ایک موسیقی رکھتا ہے۔ یعنی ہر سچا مذہب خدا کے تعلق میں ایک ایسی محبت پیدا کرتا ہے جو روح میں موسیقی کی لہریں پیدا کرتی ہے اور روح کو ایک سکون اور طمانیت بخشتی ہے۔ موسیقی کا مقصد اعصاب کو

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

VELTEX INDUSTRIES INC.

. . . . the worldclass fabric manufacturers

Specializing

in

velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint

at competitive pricing with best quality.

BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

Wholesaler,

readymade garments producers

& converters are welcome

Pleasecontact:

Corporate Office,

VELTEX INDUSTRIES INC.

4th Floor, 14726 Ramona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

e-mail: veltex@veltex.com

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ رسائل درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 6 HARDWICKS WAY, LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ

حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی ولادت ۸؍ستمبر ۱۸۹۰ء کو لدھیانہ میں حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کے ہاں ہوئی جو ۱۸۹۴ء میں قادیان میں مستقل سکونت اختیار کرچکے تھے۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب بہت غریب پرور، مسکین صفت، اعلیٰ درجہ کے متبحر عالم اور عاشقِ رسول ﷺ تھے۔ آپؓ کا مختصر ذکر خیر قبل ازیں یکم مارچ ۹۶ء اور ۲۶؍ستمبر ۹۷ء کے شماروں میں اسی کالم میں ہوچکا ہے۔ آپؓ کے بارے میں یہ تفصیلی مضمون مکرم سید قمر سلیمان صاحب کے قلم سے ماہنامہ ''خالد'' سالانہ نمبر ۹۸ء کی زینت ہے۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کو اٹھارہ برس تک حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے قرب میں رہنے اور متعدد سفروں میں آپؑ کے ہمرکاب رہنے کا موقع ملا۔ حضورؑ کے ارشاد پر کئی خطوط تحریر کرنے اور حقیقۃ الوحی کا مسودّہ بھی لکھنے کی سعادت بھی پائی اور حضرت اقدسؑ کے کئی نشانات کے عینی گواہ اور بہت سے نشانوں کے مورد بھی رہے۔

حضرت میر صاحبؓ ایک بار بہت بیمار ہوئے اور ڈاکٹروں کی رائے اچھی نہ تھی۔ حضرت اقدسؑ نے شماتت اعداء کی وجہ سے خاص دعا کی تو الہام ہوا سلام قولا من ربّ رحیم. اسی طرح ایک بار حضورؑ نے رؤیا میں دیکھا کہ آپؓ کا نکاح حضرت صالحہ بی بی صاحبہؓ بنت حضرت صاحبزادہ منظور محمد صاحب سے ہو رہا ہے۔ چنانچہ اُسی روز مسجد اقصیٰ میں حضورؑ کی موجودگی میں حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ نے دونوں کا نکاح پڑھایا۔

حضرت میر صاحبؓ نے ۱۹۱۰ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور ۱۹۱۲ء میں صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت اختیار کرلی۔ آپؓ اعلیٰ پایہ کے منتظم، مناظر اور ادیب تھے۔ لنگر خانہ کا انتظام سالہاسال نہایت عمدگی سے چلایا۔ جب افسر جلسہ سالانہ تھے تو ایک دفعہ حاضرین کی تعداد کی نسبت پنڈال بہت چھوٹا ہوگیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا تو آپؓ نے راتوں رات پنڈال بڑا کروادیا چنانچہ اگلے روز حضورؓ تقریر کیلئے تشریف لائے تو بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔

حضرت میر صاحبؓ کی اپنی آمدنی کم تھی لیکن غریب پروری بساط سے بڑھ کر کرنے کی کوشش کرتے۔ ''دارالشیوخ'' میں رہنے والے غریب احباب کی خوراک، رہائش اور کپڑوں وغیرہ کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہتے۔ آپؓ نہایت ذہین تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ایک بار فرمایا ''کوئی قابل سے قابل آدمی بھی اگر اعتراض کرے تو میں اسے دو منٹ میں خاموش کراسکتا ہوں مگر میر محمد اسحٰق صاحب جب مجلس میں بیٹھے ہوں تو میں بہت احتیاط سے بات کرتا ہوں''۔

ایک دفعہ حضورؓ نے درس کے دوران ایک فقرہ بولا تو میر صاحبؓ مجلس سے اٹھ کر گئے اور پینے کے لئے پانی لاکر حضورؓ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس پر حضورؓ نے فرمایا کہ دیکھو جو میرا منشا تھا اسے ایک لڑکا سمجھ گیا۔

آپؓ شاندار مناظر تھے۔ مناظروں میں منطقی بحث کرکے مخالف کو قابو میں رکھتے تھے۔ ایک عیسائی پادری جوالا سنگھ کا مناظروں میں ایسا رعب تھا کہ ہندوستان کے مسلمان اُس کے مناظروں سے بہت تنگ آئے ہوئے تھے۔ آخر گوجرانوالہ میں میر صاحبؓ سے اُس کی مڈبھیڑ ہوگئی اور پادری صاحب اپنی ہی منطق میں الجھ کر رہ گئے۔ اسی طرح ایک سناتنی سے مناظرہ ہوا تو اُس نے سنسکرت اور ہندی میں تقریر کی۔ میر صاحبؓ نے کھڑے ہوکر عربی میں تقریر کردی۔ صدر مناظرہ نے کہا ''ہم آپ کی تقریر سمجھ نہیں سکے''۔ آپؓ نے کہا کہ ہم بھی آپ کی تقریر نہیں سمجھ سکے۔ چنانچہ معاہدہ ہوا کہ صرف اردو میں تقاریر ہوں گی۔

آپؓ کی طبیعت کی سادگی تھی کہ ہر طبقہ کے لوگوں میں گھل مل جاتے تھے۔ عمدہ مزاح کے ساتھ ساتھ تربیت کا بھی خیال رکھتے۔ آپؓ کے حسن سلوک کا یہ عالم تھا کہ ۳۴ء میں احرار کے جلسہ میں شامل ہونے والے غیر احمدیوں کیلئے بھی لنگرخانہ میں کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔

۱۹۴۰ء میں حضرت میر صاحبؓ پر کسی ایسی بیماری کا حملہ ہوا جس کی ڈاکٹروں کو سمجھ نہیں آرہی تھی۔ لیکن ایسے میں بھی گو ڈاکٹروں نے لکھنے پڑھنے سے منع کیا ہوا تھا، آپؓ نے درس حدیث پھر سے دینا شروع کردیا۔ بیماری دن بدن بڑھتی گئی اور آخر ۱۹۴۴ء میں ایک روز بازار میں آپؓ گر کر بیہوش ہوگئے۔ پوری توجہ سے علاج شروع ہوا لیکن اگلے ہی روز ۱۷؍مارچ ۱۹۴۴ء کو آپؓ کا انتقال ہوگیا۔ اس وقت آپؓ کو سورہ یٰسین سنائی جارہی تھی اور عجیب الٰہی تصرف ہے کہ عین اُس وقت جب آیت ''سلام قولا من ربّ رحیم'' کی تلاوت ہوئی، آپ انتقال کرگئے۔ یہ وہی آیت ہے کہ جب بچپن میں آپؓ بیمار ہوئے تو حضرت مسیح موعودؑ کو آپؓ کی زندگی کے بارہ میں الہاماً نازل ہوئی تھی اور اسی آیت پر ۵۴ سال کی عمر میں آپؓ کا خاتمہ ہوا۔ آپؓ کی وفات پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ''میر محمد اسحٰق صاحب خدمات سلسلہ کے لحاظ سے غیر معمولی وجود تھے۔ درحقیقت میرے بعد علمی لحاظ سے جماعت کا فکر اگر کسی کو تھا تو اُن کو''۔

حضرت میر صاحبؓ نے تقریباً بیس کتب تصنیف فرمائیں۔ آپؓ کی اہلیہ بھی نہایت علمی ذوق رکھتی تھیں۔ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل کے امتحان میں اول پوزیشن حاصل کی تھی۔ آپؓ کے تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں ہیں۔ تینوں صاحبزادوں کو اپنی زندگیاں خدمت سلسلہ کیلئے وقف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

☆......☆......☆

مسیحی فرقے

ماہنامہ ''خالد'' دسمبر ۹۸ء میں مکرم نصیب احمد صاحب نے عیسائیت کے چند بڑے فرقوں کی مختصر تاریخ اور عقائد کا تعارف پیش کیا ہے۔

عیسائیوں کا سب سے پرانا اور بڑا فرقہ ''رومن کیتھولک چرچ'' یا مغربی کلیسا کہلاتا ہے۔ اس کی بنیاد پطرس نے رکھی اور بطور نگران اسے بہت ترقی دی۔ ۴۴۵ء میں یہ قانون بن گیا کہ جو بھی روم کا بشپ ہوگا وہی مغربی کلیسا کا سربراہ بھی ہوگا اور پوپ کہلائے گا۔ قانون کے مطابق پوپ کا انتخاب عمر بھر کیلئے ہوتا ہے، اسے عقائد میں تبدیلی کے اختیارات بھی حاصل ہیں اور اُس کے فیصلوں کو غلطی سے مبرّا سمجھا جاتا ہے۔ پوپ کا مرکز ویٹیکن سٹی ہے۔ مغربی کلیسا کو چوتھی صدی میں عیسائیت قبول کرنے والے رومی بادشاہ Constantine The Great کی وجہ سے بہت تقویت ملی اور اُس نے روم کا سرکاری مذہب عیسائیت کو قرار دے دیا۔ دسویں صدی میں یورپ کے اکثر ممالک کا سرکاری مذہب رومن کیتھولک ہی تھا۔

مغربی کلیسا کا ایک عقیدہ ''رسولوں کا عقیدہ'' کے نام سے مشہور ہے جس میں تثلیث، حلول و تجسّم، مصلوبیت، حیات ثانیہ، کفارہ اور نجات وغیرہ سب شامل ہیں۔ اس عقیدے میں اکثر ترامیم ہوتی رہیں اور اسی کی وجہ سے عیسائیت مزید فرقوں میں تقسیم ہوتی گئی۔ کیتھولک چرچ کی بائبل میں دوسرے فرقوں کی نسبت سات کتب زائد ہیں۔

گیارھویں صدی میں بعض عقائد کی تبدیلی قبول نہ کرنے کی وجہ سے مشرقی کلیسا وجود میں آیا جو مغربی کلیسا سے بالکل علیحدہ ہے اور خود کو عیسائیت کا حقیقی وارث سمجھتا ہے۔ اسے ایسٹرن آرتھوڈاکس چرچ بھی کہتے ہیں۔ اِن کا عقیدہ ہے کہ انسان خدا کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی اصل نیکی سے گر پڑا جس کے نتیجے میں وہ خدا کی حقیقی معرفت سے محروم ہوکر برائیوں کی طرف مائل ہوگیا لیکن خدا کے بیٹے نے انسانی شکل میں حلول کرکے اور قربانی دے کر انسانیت کی خدا کے ساتھ مصالحت کردی۔ اس کلیسا کے پیروکار اولیاء کو بہت عزت دیتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں، تصاویر ممنوع سمجھتے ہیں اور چرچ کے انتظامی مسائل مشاورت سے طے کرتے ہیں۔ دنیا بھر میں ان کی تعداد ۱۷۴ ملین ہے اور اِن کی بائبل کا نام لیمیز ا ہے۔

۱۶۰۰ء میں ایک جرمن فلاسفر مارٹن لوتھر نے پوپ کے اختیارات کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور بہت سے مضامین شائع کئے کہ بائبل ہی فائنل اتھارٹی ہے اور پوپ کو عقائد میں تبدیلی کا کوئی اختیار نہیں۔ اُس نے کئی رسومات ماننے سے بھی انکار کردیا چنانچہ ۱۵۱۸ء میں اُسے اخراج از مذہب کی سزا دی گئی اور اُس نے ایک نئے فرقے کی بنیاد رکھی جسے لوتھرن چرچ یا پروٹسٹنٹ کہتے ہیں۔ بعد کے زمانہ میں بھی کئی فرقوں نے پوپ کے خلاف احتجاج کیا اور وہ بھی خود کو پروٹسٹنٹ کہلانے لگے۔ رومن کیتھولک کی نسبت پروٹسٹنٹ کی سات کتب کم ہیں اور اِن کی تعداد بھی کروڑوں میں بیان کی جاتی ہے۔

یہوواہ وٹنس فرقہ ۱۸۷۹ء میں چارلس تیز رسل نے امریکہ میں قائم کیا اور ۱۹۳۱ء میں اس کا نام رکھا گیا۔ اسکے معتقدین دوسرے تمام اداروں کو شیطانی سمجھتے ہیں۔ اپنی تعلیمات کی بنیاد بائبل کو بتاتے ہیں اور تمام عیسائی روایات ختم کرکے یہوواہ پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ ایک وقت خدا (یہوواہ) اکیلا تھا اور یسوع اُس کی سب سے پہلی مخلوق ہے، بعد میں خدا نے کائنات تخلیق کی اور یسوع کو اپنا شریک کار بنالیا۔ چنانچہ یسوع خدا کے برابر نہیں ہے اور حضرت مریم کو خدا کی ماں کہنا سخت گستاخی ہے۔ اِن کا نظریہ ہے کہ ۱۹۱۴ء تک شیطان کی حکمرانی رہی، اس کے بعد یسوع روحانی طور پر دنیا میں آچکے ہیں۔

یہوواہ وٹنس کا عقیدہ ہے کہ سبت سے مراد سات ہزار سالہ دن ہے۔ جب یہ ختم ہوگا تو تمام افراد پاکیزہ بن جائیں گے۔ یہ کفارہ پر ایمان نہیں رکھتے اور صرف یہوواہ کو نجات دہندہ سمجھتے ہیں۔ رومن کیتھولک کے سخت خلاف ہیں۔ اپنے قومی جھنڈے کو سلام نہیں کرتے، ووٹ نہیں ڈالتے، حلف برداری سے کتراتے ہیں، شادی کی حوصلہ افزائی نہیں کرتے اور یسوع کی آمد ثانی پر پختہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ ان کی تعداد بیس لاکھ کے قریب ہے۔

ایک بپٹسٹ ولیم ملر نے ۱۸۳۱ء میں پیغام پہنچانا شروع کیا اور ۱۸۴۳ء میں خود کو ایڈوینٹسٹ کہلانا شروع کردیا۔ اُس نے ۱۸۴۳ء اور ۱۸۴۴ء میں تین تاریخیں مسیح کی آمد ثانی کی بیان کیں لیکن جب اُس کی پیشگوئی پوری نہ ہوسکی تو اُس کا فرقہ دو حصوں میں بٹ گیا اور 7th Day Adventist کا یہ عقیدہ ہوا کہ پیشگوئی کی تاریخ صحیح نہیں تھی۔ انہوں نے اتوار کی بجائے ہفتہ کو سبت کا دن قرار دیا۔ یہ زندگی وقف کرتے ہیں اور ۱۸۷۴ء میں اِن کی پہلی مبلغ بیرون ملک بھیجی گئی۔ ۱۹۰۳ء میں اِن کا مرکز واشنگٹن منتقل ہوگیا۔ یہ تثلیث پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کے کاموں میں آٹھ سو زبانوں میں عیسائیت کی تبلیغ، پریس لگاکر لٹریچر فروخت کرنا، تعلیمی ادارے قائم کرنا اور شراب اور تمباکو سے پرہیز کرنا شامل ہیں۔ اِن کے بھی اراکین کی تعداد لاکھوں میں بتائی جاتی ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

25/06/99 - 01/07/99

Please Note that programme and timings may change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 25th June 1999
10 Rabi-Ul-Awwal 1420

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner: Tarteel-ul-Quran Lesson No. 2 (R)
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 168 Rec: 30.05.96 (R)
02.15 From The Archives: Q/A with Huzoor Part 2 Rec: 23.09.94 (R)
03.30 Urdu Class: With Huzoor (R) Class No: 463 Rec: 27.02.99
04.35 Learning Arabic: Lesson No.46 (R)
04.50 Homoeopathy Class: Lesson No.44 Rec: 15.11.94 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50 Children's Corner: Tarteel-ul-Quran Lesson No. 2 (R)
07.10 Quiz: Seerat – Un - Nabi (R)
07.50 Saraiky Service: Tarjumatul Quran Class Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 08.12.94
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.168 Rec: 30.05.96 (R)
10.00 Urdu Class: With Huzoor (R) Class No: 463 Rec: 27.02.99
11.05 Indonesian Service: Tilwat, Hadith......
11.35 Bengali Service: In the love of Holy Prophet (SAW), Part 4
12.00 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50 Darood Shareef
13.00 Friday Sermon: LIVE from London Rec: 25.06.99
14.00 Documentary: Ijtema Ansarullah
14.15 Rencontre Avec Les Francophones: With French Speaking Friends
15.30 Friday Sermon: Rec: 25.06.99 (R)
16.30 Children's Corner: Let's Learn Salat, Pt15
16.55 German Service: Quran and Bible, Hadsch
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.35 Urdu Class(New): With Huzoor
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.169 Rec: 04.06.96
20.45 MTA Belgium: Introduction To Ahmadiyyat
21.30 Medical Matters: 'Heart Diseases'
21.55 Friday Sermon: Rec: 25.06.99 (R)
22.55 Rencontre Avec Les Francophones (R)

Saturday 26th June 1999
11 Rabi-Ul-Awwal 1420

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner: Let's Learn Salat No.15
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 169 Rec: 04.06.96(R)
02.20 Friday Sermon: Rec: 25.06.99 (R)
03.20 Urdu Class(New): With Huzoor (R) Rec: 23.06.99(R)
04.25 Computers for Everyone: Part 4
05.00 Rencontre Avec Les Francophones (R)
06.05 Tilwat, Dars ul Hadith, News
07.05 Children's Corner: Let's Learn Salat No.15
07.30 MTA Mauritius: 'Interview'
08.15 Medical Matters: 'Heart Diseases' (R)
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No. 169 (R) Rec: 04.06.96
09.45 Urdu Class: With Huzoor (R) Rec: 23.06.99
10.55 Indonesian Service
12.05 Tilawat, News
12.50 Learning Danish; Lesson No.29
13.05 Computer for Everyone: Part 4 (R)
13.55 Bengali Service: Let's Learn Doa With Lajna Of Dhaka
14.55 Children's Class(New): with Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec: 26.06.99
16.05 Quiz: Khutbat – e - Imam
16.30 Hikayat e Shereen: Story No. 5
16.31 Presented by: Shoukat Gohar
16.55 German Service: Schule und dann 'Die wahrheit des verheibenen Messias'
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class (New): With Huzoor Rec: 25.06.99
19.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.175 Rec: 20.06.96
20.50 Al Tafseer ul Kabir: Lesson No.47
21.30 Children's Class(New): with Huzoor Rec: 26.06.99
22.35 Q/A With Huzoor: from London Rec: 12.09.98

Sunday 27th June 1999
12 Rabi-Ul-Awwal 1420

00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
00.40 Children's Corner: Quiz Khutbat-e-Imam,
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.175 (R) Rec: 20.06.96
02.15 Canadian Horizons. Children's Class no 4
03.15 Urdu Class with Huzoor Rec: 25.06.99
04.20 Hikayat-e-Shireen: Story No. 5
04.30 Learning Danish: Lesson No.29 (R)
04.50 Children's Class with Huzoor (New): (R) Rec: 26.06.99
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.50 Children's Corner: Quiz Khutbat-e-Imam
07.15 Q/A Session: with Huzoor, from London Rec: 12.09.98 (R)
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.175 Rec: 20.06.96
09.50 Urdu Class(New): with Huzoor. Rec: 25.06.99
10.55 Indonesian Service: Tilawat, Sinar Islam
12.05 Tilawat, News
12.50 Learning Chinese: Lesson No 128
13.05 Friday Sermon: Rec: 25.06.99 (R)
14.11 Bengali Service: Speech On Dajjal, more..
15.15 Mulaqat: Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends Rec: 10.12.95
16.20 Children's Corner: Class with Huzoor No 17
16.50 German Service: MTA Variety
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi
18.35 Urdu Class(New): With Huzoor Rec: 26.06.99
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.176 Rec: 27.06.99
20.45 Albanian Programme: Q/A with Huzoor From Hamburg Germany, Rec: 16/05/97
21.25 Dars ul Quran: No.16., From Fazl Mosque Rec: 07.01.99, Surah Nisah Vs 123
22.50 Mulaqat With Huzoor: Rec. 10.12.95 (R)

Monday 28th June 1999
13 Rabi-Ul-Awwal 1420

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.50 Children's Corner: with Huzoor
01.20 Liqa Ma'al Arab: Session No. 176 (R) Rec: 25.06.96
02.20 MTA USA Production: 'Speech-Masih-e-Maud Day'
3.05 Urdu Class(New): With Huzoor. Rec: 26.06.99
04.10 Learning Chinese: Lesson No 129
04.40 Mulaqat With Huzoor: Rec: 10.12.95 (R)
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.45 Children's Corner: With Huzoor
07.20 Dars ul Quran: Lesson No.16 (R) Rec: 07.01.99
08.45 Liqa Ma'al Arab: Rec: 25.06.96 (R)
09.50 Urdu Class: with Huzoor Rec: 26.06.99 (R)
11.00 Indonesian Service: Friday Sermon Rec:19.02.99
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Norwegian: Lesson No.22
13.50 MTA Sports: Badminton Semi-Final Bengali Service: Highlight Of Jalsa
14.50 Homoeopathy Class: Lesson No.45 Rec: 21.10.94
15.50 Children's Corner: Education & Entertainment
16.55 German Service
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class: Class No. 464 Rec: 03.03.99
19.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.177 Rec: 26.06.96
21.10 Turkish Programme
21.40 Islamic Teachings: Rohani Khazaine
22.10 Homoeopathy Class: Lesson No.45 (R) Rec: 21.10.94
23.15 Learning Norwegian: Lesson No.22 (R)

Tuesday 29th June 1999
14 Rabbe Al Awal 1420

00.05 Tilawat, Darsul Hadith, News
00.50 Children's Corner: Class with Huzoor (R) Class No 17. Part 2
01.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.177 (R) Rec: 26.06.96
02.25 MTA Sports: Badminton Semi Final Abdul Haleem v Zaheer Ahmad All Pakistan, Badminton Tournament, Majlis Ansarullah, Pakistan
3.05 Urdu Class: Lesson No. 464
04.55 Homoeopathy Class: Lesson No.45 (R) With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec: 21.10.94
06.05 Tilawat, News
07.00 Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 12/12/97
07.55 Islamic Teachings: Host: Mubashir Ahmad Ayase Guest: Bashir Ahmad Kahloon Nasir Ahmad Anjum
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.177 (R) Rec: 26.06.96
09.50 Urdu Class: Lesson No. 464 (R) Rec: 03.03.99
11.20 Indonesian Service
1. Forum Kita
2. Poem
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Swedish: Lesson No.8
13.55 Bengali Service: Truth about Imam Mahdi (AS), A glimpse of Jalsa Salana 1999,....
14.55 Tarjumatul Quran Class No.40
16.00 Children's Corner: Correct Pronunciation of The Holy Quran, Lesson No.3
16.20 Children's Corner: Waqfeen e Nau Session Educational outing To District Meerpur Presented by Zafar Ahmad Sahib
16.55 German Service:
18.05 Tilawat, Dars-ul-Hadith
18.30 Urdu Class: Class No 465 Rec: 05/03/99
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.178 Rec: 27.06.96
20.50 Norwegian Service: Contemporary Issues No. 11
21.20 Hamari Kaenat: No.5
21.50 Tarjumatul Quran Class
23.10 Learning Swedish: Lesson No.8 (R)
23.30 Speech

Wednesday 30th June 1999
15 Rabb e Al Awal 1420

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News.
00.50 Children's Corner: Correct Pronunciation of The Holy Quran No. 3 (R)
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.178 Rec. 27.6.96
02.20 From the Archives: Friday Sermon By Huzoor, Rec: 5.5.89
03.10 Urdu Class No 465: With Huzoor (R) Rec. 5.3.99
04.20 Learning Swedish: Lesson No.8 (R)
04.40 Speech:
04.55 Tarjumatul Quran Class (R) With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.50 Swahili Service: Friday Sermon Rec: 10.5.96
08.10 Hamari Kaenat: No. 5 (R)
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.178 (R) Rec. 27.6.96
09.45 Urdu Class No. 465: With Huzoor (R) Rec. 5.3.99
10.55 Indonesian Service
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning German: Lesson No.10
13.10 Tabarukaat: Speech by Late Maulana Abul Ata Jalandhari sb.
14.05 Bengali Service: Friday Sermon, Rec: 2.10.98
15.05 Tarjumatul Quran Class: (R)
16.05 Children's Corner: Guldasta No. 4
16.55 German Service:
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30 Urdu Class No 466: With Huzoor Rec. 6.3.99
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.179 Rec: 2.7.96
20.40 MTA France: Problemes des temps modernes
21.30 MTA Lifestyle: Al Maidah
21.45 MTA Lifestyle: 'Hunar' Lajna Imaillah Rawalpindi
22.25 Tarjumatul Quran Class: (R)
23.25 Learning German: Lesson No.10(R)

Thursday 1st July 1999
16 Rabb e Al Awal 1420

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.35 Children's Corner: Guldasta No.4 (R)
01.05 –Liqa Ma'al Arab: Session No.179 Rec. 2.7.96
02.05 Canadian Horizons:Q/A with Hadhrat Khalifatul Masih IV, Rec: 1.10.97
03.05 Urdu Class No 466: With Huzoor Rec. 6.3.99
04.30 Learning German: Lesson No.10 (R)
05.00 Tarjumatul Quran Class
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.45 Children's Corner: Guldasta No.4 (R)
07.10 Sindhi Program: Friday Sermon, Rec: 28.11.97
08.15 MTA Lifestyle: 'Al Maidah'
08.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.179 Rec. 2.7.96
09.40 Urdu Class No 466: With Huzoor Rec. 6.3.99
10.55 Indonesian Hour:
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Arabic: Lesson No.47
12.55 From The Archives: Q/A with Huzoor Rec: 20.10.94, New York, USA
13.50 Bengali Service: From Darkness to Light
14.25 Bengali Service: Reply to Allegation No 6 With Huzoor. Rec. 25.1.94
15.00 Homoeopathy Class: Lesson No.46 Rec: 22.11.94
16.05 Children's Corner: Tarteel-ul-Quran Class No. 4
16.20 Children's Corner: Waqfeen e Nau No. 3
16.50 German Service:
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat.
18.30 Urdu Class No. 467: With Huzoor (R) Rec. 10.3.99
19.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.180 Rec: 3.7.96
20.50 Speech: by Ismail B.K. Adoo sb Topic : Destruction of Lekhram & everlasting divine sign of the truth of Islam J/S 97
21.10 Quiz: Seerat un Nabi (SAW) No. 3 Host: Abdul Manan Tahir Sahib
21.50 Homoeopathy Class: Lesson No.46 (R)
23.10 Learning Arabic: Lesson No.47(R)
23.30 Urdu Adab ka Ahmadiyya dabistan Presenter Masood Ahmad Dehlvi sb

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 6 Friday, June 26, 1999 Issue No. 26

بقیہ:رپورٹ جلسہ جرمنی از صفحہ ۱۳

تسکین اور آرام پہنچاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ موسیقی روح کو طمانیت بخشتی ہے مگر یہ بات پرانی ہو چکی ہے۔ آج کل کا پاپ میوزک اور راک میوزک روح کو تسکین نہیں دیتا بلکہ روح کو اوچھی حرکات (Vulgarity) پر ابھارتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اسلام مسجدوں میں عبادت کے لئے موسیقی سے مدد لینے کی اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ اگر آپ واقعۃً خدا پر ایمان رکھتے ہیں تو یہ ایمان خود بخود اپنی ذات میں روح کو ایک راحت و تسکین بخشتا ہے۔

☆......اسلام کا سائنس کے متعلق کیا رویہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک کوئی سچا مذہب کسی صورت میں سائنس سے متضاد اور متصادم نہیں ہو سکتا اور یہ دعویٰ نہایت معقول ہے۔ اسکے سوا کوئی دعویٰ ہو ہی نہیں سکتا اور یہ اسلام پر پوری طرح اطلاق پاتا ہے۔ مذہب خدا کا قول ہے اور سائنس خدا کا فعل۔ تو خدا کا قول اس کے فعل کے خلاف کیسے ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا میرا ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ اور ہر نبی کے وقت میں ایسا ہی تھا۔ سائنس اور مذہب کبھی ایک دوسرے سے متصادم نہیں ہوئے۔ بعض لوگ جو معجزہ کو غلط سمجھے انہوں نے مذہب اور سائنس میں تصادم دکھایا۔ یہ سب اس دور کی باتیں ہیں جب لوگوں نے مذہب کو غلط طور پر سمجھا۔ عیسائیت میں بھی ایسا ہی ہوا۔ بگڑی ہوئی عیسائیت میں لوگوں نے دیکھا کہ یہ سائنسی حقائق سے متصادم ہے تو وہ مذہب سے دور ہوتے گئے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر آپ معجزہ کی اصلیت کو سمجھ لیں تو سائنس اور مذہب میں کوئی تضاد دکھائی نہیں دے گا۔ حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کو لوگوں نے سمجھا کہ گویا وہ قوانین قدرت سے متصادم تھے۔ حضور نے فرمایا کہ میں ثابت کر سکتا ہوں کہ ایسا ہرگز نہیں تھا۔

☆......جرمنی میں جہاں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود ہیں پبلک سکولز میں بچوں کو مذہبی تعلیم دینے کے متعلق بحث ہو رہی ہے۔ آپ کا اس بارہ میں کیا نظریہ ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں اس بات کا سخت مخالف ہوں۔ اگر حکومت یہ سلسلہ شروع کر دے تو کس مذہب کو وہ تعلیم کے لئے چنے گی اور پھر ایک مذہب کے اندر مختلف فرقوں کے باہم اختلافات ہیں ان میں سے کس کو ترجیح دیں گے؟ اسلام میں تہتر فرقے ہیں۔ اسی طرح عیسائیت اور یہودیت میں بھی بے شمار فرقے ہیں۔ حضور نے فرمایا میں نے ہمیشہ یہ تجویز دی ہے کہ سکولوں میں صرف اخلاقی تعلیم دی جائے۔ جب آپ اخلاقی تعلیم کا انتخاب کریں گے تو اس میں آپ تمام مذاہب کو متحد و مشترک پائیں گے۔

☆......خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا کو کوئی سمجھ نہیں سکتا کیونکہ خدا نے ہمیں پیدا کیا ہے اور ہمارے اور اس کے درمیان اتنا عظیم فرق ہے کہ ہم اس کا تصور پوری طرح کر ہی نہیں سکتے۔

حضور نے مثال کے طور پر فرمایا کہ ایک کیڑا انسان کا تصور کر ہی نہیں سکتا۔ اسی طرح مثلاً ایک کمپیوٹر انسان کے تصور کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ کوئی مخلوق اپنے خالق کی حقیقت کو نہیں پا سکتی۔ اسی طرح ہم خدا کی کنہہ کو نہیں پا سکتے۔ اس سوال کے جواب میں حضور نے ارسطو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے علم کے مطابق ارسطو ایک عظیم فلاسفر تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جو کچھ بھی پیدا ہوا ہے وہ اتنا Complex ہے کہ ناممکن ہے کہ یہ از خود وجود میں آیا ہو۔

یہ دلچسپ مجلس قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی جس میں یک صد کے لگ بھگ جرمن مہمانوں نے شرکت کی۔

اعلانات نکاح و تقریب رخصتانہ

مجلس سوال وجواب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ مسجد بیت الشکور کے زیریں ہال میں تشریف لے گئے جہاں تین نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبۂ نکاح میں مسنون آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نکاحوں سے پہلے ان آیات کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور ان آیات میں ایسے گہرے معانی ہیں کہ جو ازل سے لے کر ابد تک غیر مبدل رہیں گے۔ انسانی زندگی کا راز، اس کے آغاز اور انجام کی باتیں یہ سارے اس میں مذکور ہیں۔ مرکزی نکتہ یہ ہے کہ ان آیات میں تقویٰ کی جو بار بار تعلیم دی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ شادی و بیاہ کی کامیابی کا راز تقویٰ میں ہے۔ کسی بینڈ باجے میں نہیں۔ اگر دونوں فریق تقویٰ کے ساتھ زندگی گزاریں گے تو دونوں کی زندگی اچھی رہے گی۔ اس مختصر سے خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(۱)...... محترمہ عطیۃ الحی شمس صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب (مربی سلسلہ)، ہمراہ مکرم جواد احمد ملک صاحب (آف امریکہ) ابن مکرم مسعود احمد صاحب ملک (مبلغ پچیس ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر)۔

(۲)...... محترمہ فرحانہ نزہت احمد صاحبہ بنت مکرم مقصود احمد صاحب (فرینکفورٹ) ہمراہ مکرم محمد داؤد صاحب ابن مکرم محمد یوسف صاحب مجوکہ (مرحوم) (مبلغ پانچ ہزار جرمن مارک حق مہر پر)

(۳)...... محترمہ شمائلہ سبین احمد صاحبہ بنت مکرم اکرام احمد صاحب ہمراہ مکرم عبداللہ عدیل صاحب ابن مکرم زبیر خلیل خان صاحب (مبلغ دس ہزار جرمن مارک حق مہر پر)۔ نکاحوں کے ایجاب و قبول کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ چونکہ ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب کی دختر کا رخصتانہ یہیں پر ہو رہا تھا اس لئے حضور انور دلہن کو اپنی محبت بھری دعاؤں سے رخصت کرنے کے لئے بچی کے والد کی درخواست پر از راہ شفقت چند منٹ کے لئے مستورات کے ہال میں تشریف لے گئے۔ بعد ازاں حضور مسجد کے سامنے والے لان میں تشریف لائے جہاں کھانے کا انتظام تھا۔ اس میں مدعو احباب نے بھی حضور انور کے ساتھ کھانے میں شرکت کا اعزاز حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے دعا کروائی اور پھر مسجد نور کے لئے روانہ ہو گئے جہاں حضور ایدہ اللہ نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔

مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب شہید

مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب شہید ولد حاجی محمد رفیع صاحب جنجوعہ ایم۔ سی پرائمری سکول میں بطور ٹیچر ملازم تھے۔ انہوں نے مکرم میاں خدا بخش صاحب ہانڈو گوجر ضلع لاہور کے ذریعہ سے ۱۹۳۵ء میں بیعت کی تھی۔ ان کا آبائی گاؤں اعوان ڈھایا ڈاکخانہ باٹاپور ضلع لاہور ہے۔ باغبانپورہ لاہور میں گلی تونیاںوالی میں مکان کرائے پر لیا ہوا تھا۔ یہ آبادی شاہی روڈ (ڈگری کالج روڈ) اور دربار مادھو لال حسین کے درمیان میں ہے۔ فسادات ۱۹۵۳ء میں محلہ کی مسجد میں ہر روز مولوی صاحب تقریریں کرتے تھے اور لوگوں کو اشتعال دلاتے تھے کہ مرزائیوں کو قتل کرنا بہت بڑا ثواب ہے، واجب القتل ہیں۔ ان کے ہمسایہ کے تین شرپسند عناصر اشتعال میں آ گئے اور انہوں نے سکیم بنائی کہ جب تمام افراد گھر میں موجود ہوں تو اس وقت اس مکان کو آگ لگا کر تمام افراد کو ختم کر دیں۔ دن رات چکر لگاتے رہے لیکن ان کے گھر کے افراد اتفاقاً اکٹھے نہ ہو سکے اور منصوبہ کامیاب نہ ہوا۔ دوسری سکیم بنائی کہ ان کو گھر میں ہی جتنے افراد ہیں قتل کر دیں۔ ایک دن اسی ارادہ کو لے کر ماسٹر صاحب کی بیٹھک میں آ گئے۔ ماسٹر صاحب دوسری منزل پر رہتے تھے۔ جب ان کو پتہ چلا تو انہوں نے بڑی زوردار آواز میں گرج کر کہا کہ میں بندوق لے کر آ رہا ہوں، جائیں نہیں۔ جب شرپسندوں نے یہ آواز سنی تو وہ بیٹھک سے بھاگ گئے۔ اگلی صبح مورخہ ۵؍مارچ ۱۹۵۳ء بروز جمعرات تھانہ میں رپورٹ درج کرانے کے لئے نکلے تو گھر کہہ کر گئے کہ رپورٹ لکھوا کر پھر سکول جاؤں گا۔ نذیر، خلیفہ اور ایک اور شرپسند باہر گلی میں دیوار کے ساتھ چھریاں چھپائے کھڑے تھے۔ صبح آٹھ بجے گھر سے نکلے تو نذیر نے گلے میں چھری جو خنجر نما تھی مار دی۔ شاہ رگ کاٹ کر گردن الگ کر دی۔ خلیفہ نے پیٹ میں چھریاں مارنی شروع کر دیں اور تیسرے نے ساتھ مل کر گندے گٹر (مین ہول) میں پھینک دیا جس کا ڈھکنا انہوں نے پہلے ہی اٹھایا ہوا تھا۔ اس کا ڈھکنا بند کر کے بھاگ گئے۔ جو خون گرا اس پر راکھ ڈال دی تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ تمام محلہ اکٹھا ہو گیا۔ گھر والوں کو اطلاع ہوئی تو گٹر سے باہر نکالا گیا۔ تھانہ میں اطلاع ہوئی۔ تھانہ والوں نے ان تینوں کو پکڑ لیا۔ ماسٹر صاحب کے بچے چھوٹے تھے اور دوسرے رشتہ دار غیر احمدی تھے کسی نے پیروی نہ کی۔ محلہ کے ممبران نے ان کی رہائی کرا دی۔ محلہ والوں اور ممبران نے مل کر ان غریبوں کا نہ سوچا۔ سکول کے محکمہ سے یتیم بچوں کو کوئی فنڈ پنشن نہیں ملی۔

ماسٹر صاحب کی دو بیویاں تھیں۔ دوسری بیوی احمدی ہونے کے بعد کی۔ جن کا نام جنت خاتون ہے۔ ان کے بطن سے تین بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ دو بیٹے اور ایک بیٹی زندہ ہیں۔ (۱) منصور احمد (۲) داؤد احمد (۳) بیٹی شوکت بیگم۔ تیسرا بیٹا مقصود احمد ایک ویگن اور موٹر سائیکل کے ایکسیڈنٹ سے فوت ہو گیا۔ ان کی پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ دو بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔

مکرمہ جنت خاتون صاحبہ کی عمر ۸۰ سال ہے۔ ان کے والد کا نام محمد یوسف مالیر کوٹلہ ضلع لدھیانہ ہے۔ مکرمہ کے دادا مکرم محمد اسمٰعیل صاحب جلد ساز اور مکرم محمد عبداللہ صاحب جلد ساز صحابی تھے اور ان کا مکرم عبدالرحیم درد صاحب جو لندن میں نماز پڑھاتے تھے سے بھی تعلق تھا یعنی عزیز تھے۔ مکرمہ جنت خاتون صاحبہ اہلیہ ماسٹر منظور احمد شہید کے پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں دن رات ترقی کرتے جا رہے ہیں۔ جس مکان میں مکرم ماسٹر صاحب کرایہ پر تھے وہ گر گیا ہے اور ان کے ہمسائے (تین گھرانے) نامراد ہو کر مر گئے۔ انکا نام لینے والا بھی پیچھے کوئی نہیں۔ مکانوں کی بوسیدہ حالت اور مین ہول میں نے خود دیکھا ہے۔ مکرمہ کی عمر اب ۸۰ سال ہے اور مکرمہ موصیہ ہیں۔ یہ معلومات مکرمہ جنت خاتون، شہید کی بیوی سے لی ہیں۔

(مرسلہ: محمد حفیظ جنرل سیکرٹری باغبانپورہ لاہور ۹۹۔۵۔۱۱)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔